اخبار نور افشاں لودیانہ

افتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۸) مطبوعہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع بروز جمعہ جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

جھوٹی کتابیں اور قرآن

متعلق خداوند یسوع مسیح

جس طرح ہم ثابت کر چکے کہ محمد نے یہودی حدیثوں کو بہت کچھ نقل کیا اسی طرح ہم ناظرین نور افشاں کے فائدہ کے واسطے قلم اٹھاتے ہیں تاکہ بتلاویں کہ محمد نے انجیل مقدس کو چھوڑ کر جھوٹی کتابوں کو کہاں تک نقل کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ جب اُس نے ان باتوں کا ذکر کیا جو انجیل کے زمانہ میں واقع ہوئیں تو اکثر انجیل سے بیانات کو اخذ کیا لیکن ساتھ ہی یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی باتیں ملالیں کیونکہ قرآن اور انجیل میں بہت فرق نظر آتا ہے اس فرق کا ایک سبب یہہ بھی ہے کہ وہ خود اَن پڑھ تھا۔ اور انجیل کی باتوں کو زبانی سُنا تھا۔ یقین ہے کہ اس کے پاس انجیل نہ تھی اگر ہوتی تو وہ اتنا فرق نہ کرتا۔ اُس نے بار بار لکھا کہ انجیل کو ماننا چاہئے اور محمدی لوگ آج تک انجیل کا ماننا فرض سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی ایسی ایسی باتیں کہیں جو انجیل کے محض برخلاف ہیں مثلاً اُس نے کفارہ کی تعلیم کو رد کیا حالانکہ انجیل کی خاص تعلیم یہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس تعلیم کو علیحدہ کر دیا جاوے تو انجیل کی جان جاتی رہتی ہے۔ ممکن ہے کہ اگر آدمی کے ہاتھ پانوں کاٹے جاویں تو زندہ رہ سکے لیکن اگر اُس کی جان نکال لی جاوے تو زندگی ناممکن ہے۔ اگر صرف چھوٹی باتوں یعنی بیرونی عضوؤں میں اختلاف ہوتا تو بفرض محال محمدیوں کے خیال کے موافق انجیل کی تحریف ہو سکتی لیکن جس حالت میں کہ قرآن انجیل کی جان کو رد کرتا ہے تو اُن کا دعویٰ کسی حالت میں بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتا کیونکہ اُن کے پاس ذرا بھی ثبوت نہیں ہے اور مسیحیوں میں اتنا زور کہاں تھا کہ اس مُردہ نعش میں جسے محمدی اصلی انجیل ناحق تصور کرتے ہیں کفارہ کی تعلیم بنا کر جان ڈالیں پس صاف ثابت ہے کہ محمد انجیل سے قطعی ناواقف تھا ورنہ وہ ایسی تعلیم نہ دیتا جو حقیقت میں اس کے لئے پھانسی کا حکم رکھتی تھی یعنی تعمیل انجیل اور تردید کفارہ کی تعلیم بالکل متضاد تعلیم تھی۔ خیر اب ہم وہ باتیں پیش کیا چاہتے ہیں جن کی اصل اور کتابوں میں پائی جاتی ہے (۱) سورہ مریم ۲۳ میں لکھا ہے کہ مریم کو انجیر کے درخت کے پاس درد زہ ہونے لگا۔ بیضاوی کہتا ہے کہ وہ اس درخت کا سہارا لیتی تھی۔ یونانی قوم میں ایک دیوتا مسمی اپالو تھا۔ اس کی ماں کا نام لتونا تھا ہومر شاعر کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اپالو کے پیدا ہونے کے وقت جب درد زہ ہوا تو لتونا انجیر کے درخت کے پاس گئی اور سہارا لیا (۲) سورہ مریم ۲۷-۲۸-۳۰ میں پایا جاتا ہے کہ جب مریم کے رشتہ دار اس پر لعنت کرنے لگے کہ تو نے نادرست و بیجا کام کیا تو یسوع نے جھولے سے بولکر کہا کہ نہیں میں خدا کا بندہ ہوں وغیرہ وغیرہ یہہ کہانی ایک جھوٹی انجیل مسمیّ یسوع کی طفولیت میں پائی جاتی ہے جس میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ یسوع جھولے میں پڑا ہوا بول اُٹھا اور ماں سے کہنے لگا کہ فی الحقیقت میں یسوع خدا کا بیٹا ہوں یعنی وہ کلام جو تو نے جنا جیسا کہ جبرائیل فرشتہ نے تجھکو بتلایا۔ میرے باپ نے دُنیا کے بچانے کے لئے مجھکو بھیجا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ محمد نے یسوع کی باتوں کو بدل دیا۔ پھر بھی جھولے میں بولنے کی کہانی اُسی سے نقل کی علاوہ اس کے ہومر شاعر کی کتاب میں اپالو کی بابت لکھا ہے کہ ابھی ماں کے پیٹ میں تھا اور باتیں کیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کچھ اس کا بھی اثر نہ ہوا ہو +

(۳) سورہ عمران ۴۸ میں لکھا ہے کہ مسیح نے مٹی سے چڑیا

بناکر اُن کو زندہ کیا اور وہ اُڑنے لگیں - یہہ کہانی لفظ بلفظ کتاب مذکور یعنی مسیح کی طفولیت اور نیز ایک اور جھوٹی انجیل میں جسے تھوما کی انجیل کہتے ہیں پائی جاتی ہی - ہمکو پہلی کتاب دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا مگر دوسری کتاب ہماری نظر سے گذری ہی -

(۴) سورۃ النساء ۱۵۶ میں لکھا ہی کہ یہودیوں نے یسوع کو صلیب نہیں دی لیکن ایک اور شخص کو - یہہ بدعتی فرقہ مسیحیوں مسمی دوکیتا کا ایک عقیدہ تھا اور چند کتابوں میں درج ہی مثلاً کتاب مسمے رسولوں کا سفر میں - سنہ ۱۸۹۲ء میں ایک اور جھوٹی کتاب کا نسخہ پایا گیا مسمی پطرس کی انجیل جس میں یہی بات پائی جاتی ہی - پس ظاہر ہی کہ انہیں کتابوں سے نقل ہوا ہی - ہم ایک اختلاف پر توجہ دلاتے ہیں کہ بیان مذکورہ بالا سے نتیجہ نکلتا ہی کہ خدا نے زندہ مسیح کو اُٹھایا لیکن قرآن کی دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح فوت ہوا مثلاً سورۃ المریم ۳۴ میں لکھا ہی کہ عیسیٰ نے جھولے سے کہا کہ میں مرجاؤں گا اور جس روز زندہ کیا جاؤنگا سلامتی مجھپر ہوگی دیکھو سورۃ النساء ۱۵۶ +

(۵) سورۃ المائدہ ۱۱۶ سے معلوم ہوتا ہی کہ محمد کی سمجھ میں مسیحی لوگ مریم کو تثلیث کا ایک اقنوم سمجھتے تھے - اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ انجیل سے کہاں تک ناواقف تھا جس کا دعویٰ یہہ ہی کہ باپ بیٹا اور روح القدس تثلیث کے تین اقنوم ہیں ہم سے یہہ بات پوشیدہ نہیں ہی کہ اُس نے یہہ خیال کہاں سے لیا - عرب میں مسیحیوں کا ایک فرقہ مسمی کلاردی انز تھا جو مریم کو ایک اقنوم سمجھتے تھے - اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد نے انہیں سے یہہ بات لیلی - آخر میں ہم ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ ہرچند قرآن سے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے رد کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی پھربھی حقیقی نور تاریکی پر ظفریاب ہوا - اور قرآن ہی سے خداوند کی اُلوہیت ثابت ہوجاتی ہی - ہم اُس کا مفصل حال بیان نہیں کرتے لیکن اشارتاً یہہ بتلاتے ہیں کہ روح اللہ اور قول الحق نیز اور ناموں سے جن سے خداوند یسوع مسیح نامزد کیا گیا ہی بخوبی ثابت

بقیہ مضمون ہٰذا صفحہ ۱۲ میں دیکھو -

نورافشاں

پادری اے - ایچ یوئنگ صاحب ایم - اے - ایڈیٹر

پادری جی - ایل ٹھاکر داس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب }
مسٹر ایم - ایل ریلیارام صاحب بی اے + پادری طالب الدین صاحب بی اے } اسسٹنٹ ایڈیٹرز

ہندوستان کی کایا پلٹ

اور

اِس میں مسیحی مذہب کی ضرورت

(نمبر ۲)

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار نورافشاں مورخہ ۱۹ جون ۹۶ء

برہمنوں کے زمانۂ عروج کے بعد بدھ مذہب نے یہانتک ترقی کی کہ وہ راج دھرم ہوگیا - اور گو برہمنوں نے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ویسا ہی عروج حاصل کرلیا - مگر تو بھی مختلف خیالات کی فیلسوف جماعتیں کثرت سے ملک میں ایسی کھڑی ہوگئیں کہ جنہوں نے ہندوازم پر بدھ مذہب کا رنگ چڑھایا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ موجودہ بے ربط اور بے ترتیب ہندو مذہب اس میں سے پیدا ہوگیا - جس نے آواگون (تناسخ) کے مایوسی بخش مسئلے کو بھی تسلیم کیا - اور سیکڑوں خیالی اعتقادات اور مسایل کا ایک تودۂ طوفان لاکر کھڑا کردیا - (دیکھو مانیر صاحب کی کتاب بعنوان انڈین وزڈم) ہمارا ملک ہند اگر اپنی سابقہ تہذیب ہی کے صراط مستقیم پر چلا جاتا تو واقعی اس کو آج یورپ کی سی ترقی ہوتی اور اُس کی موجودہ پوسیدہ اور ہاتھہ پاؤں پھول جانے والی حالت تک نوبت نہ پہنچتی +

یہہ ایک تواریخی واقعہ ہی کہ آریہ قوم کی سات شاخیں ہیں - جن میں سے پانچ تو یورپ میں بستی ہیں اور باقی دو ایشیا میں - باوجودیکہ ان کی سوشل ذہنی طاقتیں یکساں ہیں لیکن تو بھی انکی ترقی میں ایک نمایاں فرق نظر آرہا ہی وہ پانچ شاخیں جو یورپ میں آباد ہوئیں اُنہوں نے مسیحی مذہب قبول کیا - اور اس لئے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ہیں - بخلاف ان دو باقیماندہ موقعوں کے جو فارس اور ہندوستان وغیرہ بلاد میں آباد ہوئیں - اُنہوں نے اپنے غلطی خیالات کو ہی اپنا خضر راہ تسلیم کیا - کچھہ مدت تک تو اُنہوں نے بھی ترقی کی مگر پھر پست و پا ہوکر بیٹھہ گئیں اور ترقی کی دوڑ میں ہزار برس پیچھے رہ گئیں +

سوم - اگر موجودہ ہندو مذہب پر ایک سرسری نگاہ ڈالی جاوے تو صاف ظاہر ہوگا کہ ہندوؤں میں کوئی خاص ایک کتاب ایسی نہیں مانی جاتی - جو کل کے خیال میں مبرا عن سہو والخطا ہوکر ہادی کا درجہ حاصل کرسکے - مذہب کے مختلف پہلوؤں پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ایک موحد کے نزدیک مشرک اور بت پرست تک کل کے کل برہم کے منہہ سے نکلے ہوئے ہیں - جس کے یہہ معنے ہیں کہ بموجب ہندو مذہب کے مختلف اور متضاد خیالات اور اعتقادات کے آدمی یکساں ہماری تعظیم اور توقیر کے مستحق ہیں - ہندوؤں کا خاص اُصول مُبحر کا مطالعہ رہا ہی اور چونکہ کہیں بھی علما میں کسی عقلی فتوے کی تصویب میں اتفاق نہیں ہوا - لہذا مختلف مذہب پیدا میں کھڑے ہوگئے ہیں - اور چونکہ غیر مہذب انسان کا خاصہ ہی وہم پرستی ہی اس لئے اُن علمار کے مختلف خیالات کی کتابوں کو کتاب الہٰی تسلیم کرلیا گیا ہی - اور ان کو ایسا ہی متبرک مانتے ہیں جیسے کہ خدا کی کلام کا حق ہی - خیالات کی وسعت پر رفتہ رفتہ ان کی تفسیریں بھی تصنیف ہوگئیں - بلکہ بھاگوت گیتا جیسی کتاب کا یہہ مقصد رہا ہی کہ وہ مختلف الاعتقادوں کے خیالات کو ایک جگہہ جمع کرے اور اُن میں مقابلہ کرکے دکھاوے - وید کے بابت بھی مفسرین کا اتفاق ہی نہیں ہی - موجودہ زمانے میں جبکہ گڑھی قبروں کو کھودنے اور گری ہوئی عمارت کو کھڑا کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں دیانند سرستی جیسے لیڈر اُٹھہ کھڑے ہوئے جنہوں نے وید کے مضامین میں ایسی دستبرد کی کہ اس کی کایا ہی پلٹ دینی چاہی اور اپنے



اعتقادات میں سخت اختلاف ہوگیا مگر سناتن دھرم کے حامیوں کے بیطرح پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جانے سے دال نہ گلی اور لطف یہہ کہ اختلاف بھی فروع میں نہیں بلکہ اصول میں ہوا اور پھر اختلاف بھی وہ اختلاف کہ ایک کہتا ہو دن تو دوسرا کہتا ہو رات جبحال اس سے اس قدر تو ضرور ثابت ہوتا ہو کہ وید کے معنوں میں سخت اختلاف پایا جاتا ہو ایسا سخت کہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں +

ہندوؤں کی پرانی کتابیں اپنے مختلف خیالات کی وجہہ سے ایک قسم کی سیکلو پیڈیا ہو جن میں مختلف علماء کے خیالات درج ہیں۔ اور اس لئے اختلاف اگر بھی ممکنات سے ہو کیونکہ وہ تصانیف اپنی ذات سے الہام کا دعویٰ نہیں کرتیں۔ پھر ہندوؤں میں علم الٰہی کی کتابیں بھی موجود ہیں اور ویدوں کی تفسیریں بھی ہیں۔ مثلاً منو سمرتی۔ اور پران میں مختلف عقاید پائے جاتے ہیں اور ہر ایک عقیدے کے جدا جدا صدہا ہندو مقلد ہیں پر بحیثیت مجموعی کل ہندو کے نام ہی سے پکارے جاتے ہیں۔ ادھر ناستک فرقہ ہو تو دوسری طرف ملحدوں کا ہو جو اپنی تعلیم کو یو پنشد سے نکالتا ہو کوئی ہزار ہا اوتاروں کا قائل ہو تو کوئی جن بھوت کے خیالات سے پریشان ہو۔ کوئی بت پرستی میں ایسا محو ہو کہ ایک سے زیادہ کسی دیوی خدا مانتا ہو کوئی علم کی دیوی کا فریفتہ ہو تو کوئی بیماری کی دیوی سے خایف ہو کئی ایک کرشن جی کے مقلد ہیں جو مذہب کی آڑ میں شہوت پرستی کے خوب خوب لطف اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے طبعی جذبات کو شتر بے مہار کی طرح مطلق العنان چھوڑ دیتے ہیں۔ گانجا اور بھنگ ایسی چیزیں ان کے مذہب میں حلال ہی نہیں بلکہ شیر مادر کا حکم رکھتے ہیں۔ غرضیکہ ہندو مذہب اپنے ہزاروں مختلف اور عجیب وغریب اعتقادات اور متضاد خیالات کیوجہہ سے پریشان خیالی کا ایک مجموعہ کہا جا سکتا ہو۔ ہزاروں مختلف عبادتوں کے اصول خواہ وہ کتنے ہی باہم متناقض اور متضاد ہوں۔ یکساں پائے جاتے ہیں۔ پھر یہہ بھی ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی ہو۔ کہ تمام مختلف دینی طریقوں کے خیالات جو ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کیا ویدوں کے دیوتا۔ اور کیا سانکھہ فلسفہ کے اصول وغیرہ اور کیا بت پرستی کل ہندو مذہب میں جذب ہوگئے ہیں بلکہ مذہب اسلام بھی بعض خاص خاص اخلاقی معاملات میں ہندو مذہب کی تاثیر سے موثر ہوا ہو سکھہ مذہب کے بانی بابا نانک نے بھی اپنی تعلیم میں اسلام اور ہندوازم سے بہت کچھہ لیا اور سکھا ہو جس مذہب کے ہادی کا غالباً دلی منشا مستذکرہ بالا مذاہب کی یگانگت اور اتحاد کے تعلق کو مستحکم اور مغائرت کے تفرقے کو دور کرنے کا ہوگا۔ اور اسی لئے سکھہ مذہب کے اس جاذبانہ طریق سے ہندو اور مسلمان کثرت سے اس طرف کھچے چلے آئے۔ اس مذہب نے ذات پات کی قیود اور بند صفوں کو توڑنا چاہا۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ مذہب اسلام اگرچہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو مگر بہت سی مسلمان قومیں ہندوستان میں ابتک ایسی موجود ہیں۔ جو ہندوؤں کی تاثیر سے موثر ہوگئی ہیں۔ سکھہ مذہب نے گویا ہندو اور مسلمانوں کے بیچ میں بطور ایک میاں جی کے ہو کر ان کو ملا دیا ہو +

دارا شکوہ کے وقت میں جو صوفی مشایخ ہندوستان میں آئے۔ وہ ویدانتیوں کی مخرب اخلاق تعلیم کے اثر سے متاثر اور ہمہ اوست کے مسئلہ میں از خود رفتہ ہوگئے +

سکھہ مذہب کو بھی پنجاب میں ملکی اور فوجی عروج حاصل تو ہوا۔ مگر مذہبی تہذیب کی بے بہا دولت سے تہی دست رہا۔ اور اس لئے دیگر مذاہب کا دست نگر ہو کر اس نے اپنے دشمن گروہ کے ذریعے مسلمانوں سے تو سوحدانہ اور تقدیر اور ہندوؤں سے ویدانتی تعلیم سیکھہ کر اس کو اپنے مذہب میں شامل کر لیا۔ آج کل ہندوستان بیسیوں مختلف مذاہب سے بھرا پڑا ہو۔ اور اس لئے اگر اس ملک کا نام ھندوستان کی بجائے دار المذاہب رکھا جائے تو بالکل موزوں اور صحیح ہوگا۔ کیونکہ دنیا بھر کا کوئی ایسا مذہب نہیں جس کا پیرو یہاں نہ ہو۔ یہانتک کہ پارسیوں کے زندہ دست کے پجاری بھی یہیں ملینگے +

چھٹا ہم یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہو۔ کہ کیا وجہہ ہو۔ کہ باوجود اس قدر مذہبوں کی بھرمار اور افراط کے پھر ہندو مذہب کو کسی طرح کی جنبش نہیں ہوئی اس کا ایک ہی معقول جواب ہو۔ کہ جو مذہب ہندو مذہب کی تہذیب کا مقابلہ نہ کر سکا یا اس کے موافق ہوگیا۔ وہ اس کے گرانے میں کامیاب نہیں ہوسکا کیونکہ غلبہ ایسی صورت میں ممکن ہو۔ جب کہ فریق مخالف کے قہر و استیصال کی طاقت فریق ثانی میں ہو۔ سوائے اس کے مذہب جو ہمارے اندرونی مشاہدہ میں آتا ہو۔ تہذیب کے ساتھہ ساتھہ ترقی کرتا چلا جاتا ہو۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ تہذیب مذہب کے ہم رکاب ہو۔ غرضیکہ بدھ۔ اسلام اور سکھہ مذہب کی ملکی طاقتوں میں کوئی ایسا تہذیبی اور روشنی دینے والا ذریعہ نہیں تھا۔ جو ہندو مذہب کے قلع اور قمع کرنے میں ان کا مددگار ہوتا بلکہ بدھ مذہب کو تو بجائے اثر ڈالنے کے الٹا اس سے اثر قبول کرنا اور کچھہ سیکھنا پڑا۔ اور مسلمانوں سے جب مذہبی تہذیب میں بمقابلہ ہندو مذہب کے کچھہ بن نہ آئی۔ تو انھوں نے بزور شمشیر اپنا مدعا حاصل کیا سکھہ مذہب کا تو سارا دار و مدار ہی قدیم طریقوں کی باتوں پر ہو۔ اور اس لئے گرنتھہ نہ صرف نئی مذہبی تہذیب سے تہی دست ہو۔ بلکہ زبان کی فصاحت و بلاغت کے پایہ سے بھی گرا ہوا ہو اس کی زبان بھدی پنجابی۔ سندھی۔ ہندی۔ اردو۔ اور دیگر بھاشاؤں سے ملکر ایک عجیب مخلوط زبان بنی ہوئی ہو۔ القصہ ان کل مذاہب نے ہندوستان میں رہنے سہنے سے یہاں کی رسم و رواج پر کچھہ معقول اثر ڈالنے کی بجائے الٹا کچھہ سیکھا اور قبول ہی کیا ہو۔ اور اس لئے ہندو مذہب کی تاثیر اس میں پائی جاتی ہو۔ بگل صاحب اپنی کتاب تواریخ تہذیب میں محمدیوں کی نسبت یوں لکھتے ہیں۔ کہ حالانکہ محمدی اپنے ملکوں میں تہذیب میں کہیں پیچھے ہیں لوا تنگ خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرتے ہیں مگر جب ان کا دیگر ممالک خصوصاً سپین اور ہندوستان کی قوموں سے سابقہ پڑا ہو۔ تو انہوں نے خاصی ترقی کی ہو۔ چنانچہ محمدیوں کی تصانیف اور عمارات اس بات کی شاہد ہیں۔ مختصر یہہ کہ ہندوستان ایشیا کے تمام مذاہب کا تختہ مشق بنا رہا ہو اور ہر ایک نے حسب قابلی قدم رکھا

مراسلات

بقیہ

حق و باطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈو گے + تب جھوٹھ سچ کو جانو گے

فصل پنجم دربیان عیسیٰ

توریت

مسیح کا ذکر بموجب انجیل مقدس اس طرح سے ہے کہ ذکریا کی بیوی الیزبت کے حاملہ ہونے کے چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ مریم کے پاس آیا اور کہا کہ اے پرفضل تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اُس کا نام عیسیٰ رکھنا اور وہ خدا کا بیٹا کہلائے گا مریم نے فرشتہ سے کہا کہ یہہ کیونکر ہوگا کیونکہ میں مرد سے واقف نہیں ہوں فرشتے نے کہا کہ روح القدس تجھ پر اوترے گی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا تجھ پر سایہ ہوگا اس سبب سے وہ قدوس جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا پھر فرشتہ چلا گیا۔ اور مریم پہاڑوں پر یہودا کے شہر میں گئی اور ذکریا کے گھر میں داخل ہو کر الیزبت ذکریا کی بیوی کو سلام کیا تو الیزبت کے شکم میں یوحنا اُچھلا اور الیزبت روح القدس سے بھر گئی اور کہا کہ یہہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے گھر میں آئی پھر مریم تین مہینہ تک وہاں رہی اور بعد اپنے مکان کو واپس آئی اور اپنے شوہر یوسف کے ساتھ نام لکھانیکو یہودا کے بیت اللحم میں گئی اور وہاں خداوند مسیح کا تولد ہوا۔ پھر یہودا اسکریوطی گیارہویں شاگرد مسیح نے بطمع زر مسیح کو یہود کے ہاتھ میں گرفتار کروادیا پھر پلاطوس حاکم نے مسیح کے صلیب کا حکم دیا چنانچہ کلوری کے پہاڑ پر مسیح مصلوب ہوا اور یہود نے اُس کا ٹھٹھا کیا اور اُس کے پیراہن مبارک پر قرعہ ڈال کے آپس میں تقسیم کیا اور تیسرے روز مسیح پھر زندہ ہوا اور آسمان پر گیا اور پھر حسب وعدہ حواریوں پر روح القدس نازل ہوئی +

قرآن

سورہ عمران کے ۵ رکوع ۵۴ آیت ۔ اللہ نے مریم کو اپنے حکم کی بشارت دی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ہے سورہ مریم کے ۲ رکوع میں مریم نے کھجور کی جڑ میں عیسیٰ کو جنا اور عیسیٰ ماں کی گود میں باتیں کرے گا اور پھر لکھا ہے کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اپنی ماں کی گود میں باتیں کرکے مریم کی صفائی کی اور سورہ عمران کے ۵ رکوع کی ۴۸ آیت میں مسیح نے مٹی کے جانور بنا کے زندہ کئے اور اُسی رکوع میں کہ فریب کیا اُن کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے اُسی سورہ کے ۶ رکوع میں اے عیسیٰ میں تجھکو اُٹھاؤنگا آسمان پر اور سورہ ن کے ۲۲ ۔ رکوع میں مسیح کو صلیب نہیں دیا گیا اللہ نے دوسرا آدمی عیسیٰ کے بدلے میں صلیب پر چڑھایا تھا اُس کو صلیب دیا گیا ۔ اور سورہ مائدہ کے ۱۰ ۔ رکوع میں بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا مسیح وہی ہے خدا مریم کا بیٹا فقط +

حدیث

حیات القلوب جلد اول علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ جبرائیل فرشتہ نے مریم کے گریبان میں پھونکا اُسی رات کو مریم حاملہ ہوگئی اور صبح حضرت عیسیٰ پیدا ہوگئے اور مولف کتاب حیات القلوب لکھتا ہے کہ شاید یحییٰ پیدا ہوا ہو اور راویوں نے عیسیٰ کا شبہہ کیا ہو یا یہہ کہ مادہ حمل چھے مہینہ پیشتر سے مریم کے شکم میں موجود ہو فرشتہ کے پھونکنے سے حمل ظاہر ہوا ہو اور امام محمد باقر لکھتا ہے کہ جبرائیل فرشتہ نے مریم کے پیراہن میں پھونکا اور حضرت عیسیٰ امام حسین کی قبر کے پاس پیدا ہوئے تھے اور امام جعفر لکھتا ہے کہ ناصرت کے پاس ایک موضع ہے وہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے اور امام موسیٰ رضا سے روایت ہے کہ جبرائیل فرشتہ مریم کے واسطے بہشت سے خرما لایا تھا وہ مریم نے کھایا تھا جب حاملہ ہوئی تھی اور قطب راوندی بسند حضرت صادق روایت کرتا ہے کہ مریم کی عمر ۵۰۰ برس کی تھی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے مولف کتاب حیات القلوب لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ مریم کی عمر ۵۰۰ برس کی تھی اور حدیث سے واضح ہے کہ عیسیٰ چھ مہینہ میں پیدا ہوا تھا اور حیات القلوب جلد اول کے ۱۹۶ صفحہ میں بحدیث موثق امام رضا سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر کا مرنا مشتبہ نہیں ہے سوائے حضرت عیسیٰ کے کس واسطے کہ اُس کو زمین پر سے تو زندہ آسمان پر لے گئے مگر اُس کی روح کو زمین اور آسمان کے درمیان میں قبض کیا اور جو آسمان پر پہنچا تو حق تعالیٰ نے اُس کی روح کو پھر اُس کے بدن میں بھیجا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے یہہ آیت قرآن کی ہے +

قصص الانبیا کے بیان سنو۔ مریم ۱۰ یا ۱۳ برس کی تھی اُس وقت حاملہ ہوئی تھی اور اُس کی خبر جو ذکریا نے سنی تو تعجب کیا پھر مریم جنگل میں نکل گئی اور شہر ایلیا کہ جو چھ کوس بیت اللحم سے ہے وہاں جا کے عیسیٰ کو جنا اور وہاں چشمہ جاری ہو گیا اور عیسیٰ کی عمر یا تو ایک دن کی یا چالیس دن کی تھی جب اُس نے اپنی ماں کی گود میں باتیں کی تھیں اور عیسیٰ نے چار مُردے جلائے تھے منجملہ اُن کے سام نوح کا بیٹا تھا جو چار ہزار برس کا مُردہ تھا وہ زندہ ہو کر اُسی وقت مر گیا اور عیسیٰ آسمان سے کھانا منگواتا تھا ۔ اور ایک بھنی ہوئی مچھلی اور نمک وترکاری وغیرہ آسمان سے آتے تھے اور عیسیٰ کی بددعا سے ۳۳ یا ۳۳۳ آدمی سوّر بن گئے اور گندگی کھا کے تین روز بعد مر گئے اور عیسیٰ نے کہا کہ توریت منسوخ ہوگئی تو یہود نے عیسیٰ اور مریم کو گالیاں دیں اس قصور میں اللہ نے جوان یہودیوں کو بندر اور



اُن کے بچوں کو بدجانور بنادیا اس وجہ سے یہودی بہت ہی دشمن ہوگئے تو پھر حیلہ سازی سے عیسیٰ کو پکڑا اور تمام رات ایک گھر میں قید رکھا صبح کو سب دروازہ پر جمع ہوئے اور اُنکا سردار اندر گیا تو وہاں عیسیٰ کو نہیں پایا وہ خود عیسیٰ کی صورت بنگیا جبکہ وہ باہر نکلا تو کہا کہ عیسیٰ گھر میں نہیں ہو تب سبنے اُس کو پکڑا اور کہا کہ تو ہی تو عیسیٰ ہو اُس نے کہا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں مگر یہود نے نہیں مانا اُس کو صلیب دیدیا پھر اپنے سردار کی تلاش میں مصروف ہوئے مگر کہیں نہیں پایا تو کہا کہ سردار مارا گیا اور عیسیٰ اوڑگیا یا تو عیسیٰ کی جان خدا نے قبض کی اور سات گھنٹہ کے بعد اُسے آسمان پر لے گیا یا عیسیٰ سو گیا تھا نیند میں خدا نے اُسے اُٹھا لیا یا بادل آیا اور اُسے لیگیا مگر جاتے وقت مریم عیسیٰ سے لپٹ گئی تھی پس وہ قیامت کی ملاقات کا وعدہ کرکے مریم کو چھوڑ گیا اور مسیح کی صورت آسمانی ہوگئی جسمانی نہیں رہی +

اب محمدی صاحب خود فرمائیں کہ انجیل مقدس میں یہہ کہیں نہیں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں یا آنکہ مسیح نے مٹی کے جانور بنائے اور اپنی قدرت سے اُن کو زندہ کیا پس ظاہر ہو کہ محمد صاحب نے قرآن میں یہہ دونوں باتیں غلط لکھی ہیں اور اگر یہہ کہا جاوے کہ نصاریٰ نے انجیل سے یہہ باتیں علیحدہ کردیں تو کیوں اس میں نصاریٰ کا کیا فائدہ ہو کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے معجزے انجیل مقدس سے علیحدہ کردیتے اور اس میں محمد کی ابطلان نبوت کیونکر ہوتی ہو اور پھر دوسرے موقعہ پر قرآن بتلاتا ہو کہ مسیح کو صلیب نہیں دیا گیا بلکہ دوسرے آدمی کی شکل اللہ نے مسیح کی سی بنادی تھی اے محمدی بھائیو اس قول سے اللہ پر یہہ الزام وارد ہوتا ہو کہ اللہ نے یہودیوں سے دغابازی کی دوسرے یہہ کہ غیر شخص کو اللہ نے مسیح کے عیوض صلیب دلوادیا یہہ بات اُس کے انصاف سے خلاف ہو اور کیا ضرورت تھی کہ اللہ غیر شخص کو مسیح کے عیوض صلیب دلوادے اور پھر وہی قرآن کہتا ہو کہ مسیح مارا گیا تو اب محمدی صاحب فرمائیں کہ کون سے مضمون قرآن کے منجانب اللہ ہوسکتے ہیں اور اب غیرت وحدیث کے اختلاف کو تم خود ملاحظہ کرو کہ سب کے سب مختلف البیان اور قرآن کو غلط قرار دیتے ہیں دیکھو حیات القلوب جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ میں بحدیث موثق امام رضا سے منقول ہو کہ عیسیٰ کی روح زمین و آسمان کے درمیان قبض کی گئی اور اُسی موقع پر آیات قرآنی لکھی ہیں جو اس قول کی تصدیق کرتی ہیں پس فرماؤ کہ کیوں قرآن غلط نہیں ہو اور ایک راوی لکھتا ہو کہ مسیح نے بددعا کرکے یہود لوگو سوٗر اور بندر بنوادیا تھا دوسرا لکھتا ہو کہ عیسیٰ نو گھنٹہ کے اندر پیدا ہوگیا حدیث سے واضح ہو کہ عیسیٰ چھ مہینہ شکم مادر میں رہا غرض کہ صدہا قصہ طبعی لکھے ہیں افسوس ہو کہ تم قرآن اور حدیث کو نہیں دیکھتے اور یہود و نصاریٰ پر محض جھوٹا الزام تحریف کا لگاتے ہو اے پیارو اس خیال کو چھوڑ دو کہ تمکو بہشت میں حوریں اور شیرو شہد کی ندیاں ملیں گی ذرا کتب سماوی کو دیکھو کہ کس طرح نجات مل سکتی ہو +

باقی آیندہ

کانپور انجمن اسلام کی طرف سے

رجسٹری خط

اور اُس کا جواب

خط بدیں عنوان ہو- پاس ابوصالح کرسچین پریچر مہربانمن آپکی کتاب موسومہ بدین قیم جو ۱۹۲۵ء میں ترہٹ مشن پریس مظفرپور سے چھپکر شایع ہوئی ہو اُس کے اوائل کے مضامین تحریف قرآن وغیرہ کے جوابات علمائے اسلام دے چکے ہیں- لیکن صفحہ ۲۸- ۲۹- ۳۰ میں جو مسئلے آپنے مندرج کئے ہیں اور اُن کے حوالہ میں مذہب اسلام کی کتابوں کے نام لکھے ہیں وہ ثبوت کے لئے کافی نہیں ہیں- اس لئے آپکو اطلاع دیجاتی ہو کہ اُن کتابوں کی اصل عبارت مع حوالہ جلد و صفحات و تعین مطبع شدہ کے اندر لکھکر روانہ کریں- اور درصورت نہ آنے جواب کے اندر میعاد معینہ کے آپکی تحریر اور کتاب غلط سمجھی جائے گی- اس لئے ضرور ہو کہ میعاد کے اندر جواب لکھکر روانہ کریں- الراقم فتح نور خان واعظ اسلام و محمد حسن بہاری منتظم رسالہ تحفہ محمدیہ کانپور- مورخہ ۳ جون ۱۹۲۶ء +

جوابؔ- بدست علامۃ الاسلام جناب فتح نور خان صاحب واعظ اسلام و مولوی محمد حسن صاحب بہاری منتظم رسالہ تحفہ محمدیہ کانپور موصول باد- مہربانان من تسلیم- آپ لوگوں کا مرسلہ ایک قطعہ خط رجسٹری شدہ مورخہ ۳ جون ۱۹۲۶ء کا تاریخ ۵ جون سنہ الیہ کو دستیاب ہوا- از حد مسرت ہوئی میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے دین قیم کی دیگر باتوں کو یعنی نجات کی کنجی خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت و ثالوث اللہ کو مانا اور صرف درباره تحریف قرآن وغیرہ اور صفحات ۲۸ سے ۳۰ تک کے مسئلوں کی نسبت کچھ کلام رکھتے ہیں جن کی نسبت میں ذیل میں کچھ لکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ لوگوں کو تحقیق حق کی توفیق روز بروز زیادہ بخشے- آمین اب جواب خط کا یہہ ہو کہ:-

ع۱ آپ لوگوں نے جو تحریر فرمایا ہو کہ (اُس کے اوائل کے مضامین تحریف قرآن وغیرہ کے جوابات علمائے اسلام دے چکے ہیں) تو یہہ (۱) کب اور کہاں ہوا- میرے رسالہ دین قیم کے کسی حصہ کا جواب آجتک کسی نے نہیں دیا ہو- براہ مہربانی کسی عالم کا جواب آپ لوگ میرے پاس بھیجیں تاکہ میں دیکھوں کہ کیا جواب ہو (۲) اور اگر یہہ مطلب ہو کہ اگلے مسیحیوں نے جو مضامین تحریف قرآن وغیرہ کے لکھے تھے اُن کے جوابات علمائے اہل اسلام دے چکے ہیں تو اولاً یہہ واضح رہے کہ اُن کے جوابات بھی مسیحیوں کی طرف سے دیئے جاچکے ہیں (البتہ مغلظات کے نہیں) اگر کوئی بات لاجواب ہنوز باقی ہو تو مجھے

نوٹ:- میں جواب نہ دیتا کہ عبارت کسی جاہل کی معلوم ہوتی ہو مگر چونکہ محمدیوں نے غوغہ مچا دیا اور نقارہ بجانا شروع کیا اس لئے مجبوراً جواب دینا مناسب سمجھا + (راقم مضطر)

پیش کریں۔ ثانیاً کل اعتراضات اس طریق سے قبل رسالہ دین قیم کے کبھی شایع نہوئے۔ جن کے جوابات کسی طرح اس حصے کے جواب شمار ہو سکیں۔ (۳) دوسروں سے جو اُن کی تحقیق کے بموجب اُن سے سوال وجواب ہوئے وہ میں اپنے لئے کوئی سند نہیں مانسکتا کیونکہ ہر شخص کی فہم و فراست اور سوجھ جداگانہ ہے +

عـ۲ آپ لوگوں نے جو تحریر فرمایا ہے کہ (صفحہ ۲۸-۲۹-۳۰-میں جو مسئلے آپ نے مندرج کئے ہیں اور اُن کے حوالہ میں مذہب اسلام کی کتابوں کے نام لکھے ہیں وہ ثبوت کے لئے کافی نہیں) اور ثبوت کافی نہونے کا سبب اس کے بعد کی اس عبارت سے کہ (اس لئے آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اُن کتابوں کی اصل عبارت مع حوالہ جلد وصفحات و تعین مطبع عشرہ کے اندر لکھکر روانہ کریں) یہہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اصل عبارات معہا حوالہٗ جلد وصفحات ونام مطابع نہیں دئے ہیں اس لئے ثبوت کافی نہیں ہے۔ تو جواب یہہ ہے کہ (۱) یہہ عذر آپ لوگوں کا جو ملت محمدیہ کے ہیں لایق پذیرائی کے نہیں ہے اور آپ لوگوں کو ایسا عذر کرنا شایاں بھی نہیں کیونکہ آپ لوگ ایسے ہی حوالوں پر ایمان لائے بیٹھے ہیں جو قرآن کے اندر اور دوسرے مذاہب پر طعن کرنے میں کتب اہل اسلام کے اندر ہیں۔ اگر آپ لوگوں کے نزدیک ایسے ثبوت کافی نہوتے تو وہی سوال جو آپ لوگ مجھسے کر رہے ہیں منکلم ومحرر قرآن وغیرہ سے یا فی زماننا اُن کے اوپر جان نثار علما سے کرتے اور بتا جان لیتے اور پا لینے پر انہیں صحیح مانتے ورنہ اُنہیں خاموش پاکر وہی بات برملا فرماتے جو دین قیم کے اس حصہ کی نسبت اس خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ (درصورت جواب نہ آنیکے اندر میعاد معینہ کے آپکی تحریر اور کتاب غلط سمجھی جائیگی) اور اگر آپ لوگوں نے حوالہ قرآن کو کافی ثبوت کے ساتھ جان لیا ہے تو براہ مہربانی مجھے بھی اُس نعمت سے محروم نہ رکھیں اور جلد بتائیں۔ (۲) اگر آپ لوگ اُس اعلان کے بموجب جو دین قیم کی پشت پر شایع ہے عمل کرنے کو راضی ہیں تو جلد مطلع فرمادیں تاکہ میں بہت جلد نشان حسب خواہ بتادوں۔

(۳) یا اگر آپ لوگ قرآن کے حوالوں کو اُسی طریق سے ثابت کردیں جیسا کہ مجھسے ان مسئلوں کی نسبت ثبوت چاہتے ہیں تب بھی میں بتادونگا (۴) بہر حال چند روز میں ان مسایل کے حسب خواہ ثبوت کے ساتھ یہہ رسالہ دین قیم پھر شایع ہوگا بعنوان جدید +

عـ۳ اور جو تحریر فرمایا ہے کہ (درصورت نہ آنے جواب کے اندر میعاد معینہ کے آپکی تحریر اور کتاب غلط سمجھی جائیگی) تو ایسا سمجھنے کا مجاز و اختیار بہر حال آپ لوگوں کو حاصل ہے تاکہ دامانِ خوشی خالی نہوں اور امید بھی ہے کہ آپ لوگ یہی فرمائیں گے کیونکہ جب خدا کے کلام کو کلام اللہ مانکر اور کلام خدا کو لاتبدیل جانکر پھر بھی اُسے مبتدل ومحرف وغلط سمجھتے اور کہتے ہیں تو اپنے ملت والوں کی عیب پوشی کے لئے ان مسئلوں کی نسبت خواہ مخواہ ایسا ظاہر کرنا آپ لوگوں سے ہیں کوئی تعجب خیز امر نہیں سمجھتا۔ البتہ جن کی نگاہوں سے وہ مقامات عین کتابوں میں گذرے ہیں وہ لوگ اگرچہ ملتِ محمدیہ میں ہونے کی جہت اُن کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کریں۔ تاویلات لاویں مطلب اُلٹیں لیکن دل میں ضرور کھٹک ہے جیسا کہ میری حالت خود ہی محمدیت میں تھی +

عـ۴ اور یہہ جو آپلوگ رقم فرماتیں کہ (اس لئے ضرور ہے کہ میعاد کے اندر جواب لکھکر روانہ کریں) تو یہہ کوئی مجبوری مجھے نہیں ہے کہ یہہ خط رجسٹری شدہ جو آپ لوگوں نے ارسال کیا کر صاف بتا رہا ہے کہ ان سائلوں کے سامنے ایسے امور پیش کرنے ایسے ہیں جیسے کمہار کے روبرو جوگھڑی سازی سے ناواقف ہے گھڑی بگڑی ہوئی کے عیوب پرزے نکال نکالکر دکھانا تو بھی میں اتنا بتا دیتا ہوں کہ مضمون دین محمدی میں بدکاری کی اجازت کے عـ۱ سے عـ۶ تک اور عـ۱۱ سے عـ۱۲ تک کے مسئلے ایسے صاف ہیں کہ ہر شخص جو علم تفسیر وحدیث وفقہ اور ان کے اصول سے واقف ہے وہ خود مضمون سے اُن کتابوں میں جنکا پتا حاشیہ پر دین قیم کے دیا ہوا ہے با آسانی نکال لے گا اور جنسبا پاویگا۔ اور عـ۷ کا مسئلہ شرح وقایہ حاشیہ چلپی مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۹۰ میں ہے۔ اور عـ۸ کا مسئلہ احیاءالعلوم مطبوعہ مطبع نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۱ میں ہے۔ اور عـ۹ کا مسئلہ درالمختار مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۵۰ میں ہے۔ اور عـ۱۰ کا مسئلہ فتاوی قاضی خان مطبوعہ مطبع نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے + اب اس رُباعی کو ذرا غور کریں ؎

تا کہ براہ غلط ہوس پیمودن + دین ملہ را بہر نفس پیمودن
چون مرغ شکستہ پر بیاری ہمہ عمر + در ہر قدمے راہ قفس پیمودن

عـ۵ اور علاوہ اوپر کے جوابوں کے میرے اس سوال کا جواب تحریر فرماکر روانہ کریں۔ سوال یہہ ہے کہ آپ لوگوں نے جناب محمد صاحب کو معصوم اور شفیع المذنبین کیونکر جان لیا ہے کیا دلیل اس بات کی آپکے پاس ہے جسے ہر عاقل تسلیم کرے +

الراقم

وہی۔ اے۔ صالح مصطفیٰ مسیحی کیٹی کسٹ
ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کانپور

مسیح کے کفارہ پر اُس کی اُوسینٹ کا کیا اثر ہوا؟

اے عزیز بھائیو آپ سب پر روشن ہے کہ یہہ کتنا بڑا بھید ہے کہ جس کا کھلنا انسان ضعیف العقل پر نہایت مشکل ہے کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ خلقت اور مذہب دونوں میں اور بھی بہت سے بھید ہیں جن کی نسبت ہم کچھ نہیں جانتے مثلاً انسان کی زندگی اور مسئلہ تثلیث وغیرہ گو کہ یہہ راز ہم پر ہماری اس زندگی میں اس کثیف اور گناہ آلودہ جسم کے ساتھ کھلتے نہیں مگر ہمیں اُمید قوی ہے کہ بعد مرنے کے جب ہمارے جسم جلالی اجسام سے مبدل ہو جائیں گے تو یہہ سب باتیں جو پوشیدہ ہیں ہم پر روشن وہویدا ہو جائیں گی اب سوال یہہ ہے کہ مسیح کی کفارہ پر اُس کی اُوسینٹ کا کیا اثر ہو؟ اے صاحبو مسیح کا کفارہ اور اُسکی



الوہیت ان دونوں میں ایسا میل ہے کہ ہم ایک کو دوسرے سے کسی حالت میں جدا نہیں کر سکتے اور تواریخ سے بھی صاف روشن ہے کہ جب ہم ایک کو تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں دوسرے کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے اور جو کوئی ایک سے انکار کرتا ہے تو وہ دوسرے سے بھی انکار کرے گا۔ یہہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور اسی وجہہ سے مسیح کی سچی کلیسیا نے ہر زمانہ میں ان دونوں کا اقرار کیا ہے۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح ان دونوں کو دو آسمانی باتیں قرار دیتا ہے اور جس پر وہ بڑا زور دیکر جب نقودیمس اُس کے پاس آیا یوحنا کی انجیل میں یوں فرماتا ہے باب سوئم آیت ۱۳ و ۱۴۔ اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوا اُس شخص کے جو آسمان پر سے اُترا یعنے ابن آدم جو آسمان پر ہے۔ اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اُسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جائے مسیح کا فدیہ نہ صرف اُس کی تعلیم پر موقوف ہے بلکہ اُس کی اُلوہیت پر یا یوں کہئے کہ اُس کی الٰہی شخصیت پر۔ کیونکہ ساری دُنیا کے کفارہ کے واسطے یہہ ضرور ہے کہ وہ جو کفارہ ہووے الٰہی شخصیت رکھتا ہو کیونکہ وہ شخص جو محض انسان ہی ہو کیونکر دُنیا کا خالق ہو سکتا ہے انسان کا نجات دینے والا وہی شخص ہو سکتا ہے جبکہ اُس کا خالق ہے۔ اس مقام پر کچھ ضرورت نہیں ہے کہ ہم مسیح کے مجسم ہونیکے ثبوت میں کچھ کہیں کیونکہ اسباب پر تواریخ خود شہادت دیتی ہے کہ یہہ ایک بڑا معجزہ ہے اور اس سے کل مسیحی واقف ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح خود ہی اسباب پر بڑا زور دیتا ہے کہ میں مجسم ہو کر اس دُنیا میں آیا تاکہ اُس کو پستی کی حالت سے سرفرازی و بلندی میں لے جاؤں۔ یوحنا باب ۵ آیت ۲۴ سے ظاہر ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سنتا ہے اور اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں بلکہ موت سے گذر کے وہ زندگی میں پہنچا ہے۔ یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ محبت اور پاکیزگی جس پر کہ انسان کی بہبودی و فلاحیت موقوف ہے اور جو گناہ کے باعث جاتی رہی تھی اُس کی بحالی صرف مسیح کے مجسم ہونے

اور اُس کی موت پر موقوف ہے ورنہ اور کسی طور سے ممکن نہیں کہ انسان پست حال خوشحال ہو سکے۔ اس موقعہ پر ہمکو صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ۔ کفارہ پر مسیح کی اُلوہیت کا کیا اثر ہے؟ جبکہ ہم مسیح کی زندگی کے حالات پر جو کہ چاروں اناجیل میں بیان ہوئے ہیں غور کرتے ہیں تو ہمکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی اُلوہیت اور عبدیت دونوں ہی کا صاف صاف ذکر کرتا ہے اور یہی خصوصیت مسیح کی انجیلی تواریخ اور انسانی تواریخ میں پائی جاتی ہے۔ اور انسان جو بیان کیا ہے وہ انجیلی بیان کے برابر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ غور فرمائے کہ مسیح کے ہر کلام سے صاف ظاہر ہے کہ اُس میں یہہ دونوں باتیں یعنے اُلوہیت و عبدیت اس طور پر ملی ہوئی ہیں کہ ایک کو دوسرے سے کسی طور پر جدا نہیں کر سکتے اور یہہ دونوں باتیں اُس کے ایک سخن سے ظاہر ہو جاتی ہیں جبکہ اُس کے منہہ سے کلمۂ من بالفظ "میں" نکلتا ہے اور ایک بڑے مشہور عالم نے یہہ کہا ہے کہ پاک کتاب میں اس سے زیادہ تر کوئی بات تشریح کے ساتھ بیان نہیں ہوئی جیسے کہ یہہ مسیح کی "ادعیں" جو کہ اُس نے دُنیا میں مجسم ہو کر اپنے منہہ سے نکالی اور "وہ میں" جو کہ باپ کے ساتھ جلال و حشمت میں قبل اُس کے مجسم ہونے کے تھا۔ دونوں یکساں اور ایک ہی ہیں بیٹے نے جبکہ وہ دُنیا پر تھا لفظ "میں" کا جداگانہ جو استعمال کیا ہے ایک تو اُس میں سے اُس ابدی و جلالی کلام کی نسبت تھا اور دوسرا اُس پست یسوع انسان کی نسبت جو کہ دُنیا میں چلتا پھرتا تھا۔ سوا از روے پاک کتاب صاف ثابت ہے کہ یہہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ اُس کی اُلوہیت اور عبدیت باہم خوب پیوستہ ہیں۔ پاک کتاب میں ہر جگہہ ہمکو یہی تعلیم ملتی ہے کہ کلام خدا مجسم ہوا اور ان دونوں ذاتوں میں اُس کی ایسی پیوستگی و یگانگی ہے کہ ان دونوں کے خواص ایک ہی شخص سے متعلق ہیں یعنے ایک اقنوم میں پائے جاتے ہیں پس ابن اللہ انسانی ذات کو بھی اپنی ہی جانتا ہے اور اُس کو اپنی ہی کر کے بیان کرتا ہے اور اُس کی انسانی بھی اسی

طور سے ہم لوگوں سے اُس کے پاک کلام میں ہم کلام ہے کہ وہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے جو کہ الٰہی ذات کو بھی اپنی ہی گردانتا ہے۔ اس لئے جو کچھ اُس کی ذات کی نسبت کہا جا سکتا ہے وہی سب کچھ اُس کی کل اقنومیت و شخصیت کی نسبت کہا جا سکتا ہے۔ اور اس چشمہ سے جو کچھ کہ اُس نے کیا اور دُکھ اُٹھایا اُس کی قیمت اور قدر پیدا ہوتی ہے۔ اور مسیح نے ہمیں خود آگاہ کیا ہے کہ ہم اُن سے غلطی میں نہ پڑیں کہ اُلوہیت و عبدیت کو ایک شخص میں سمجھکر کسی دوسرے میں نہ سمجھیں جو کہ مناسب طور سے نہ انسان ہی ہو اور نہ خدا۔ بلکہ ایک تیسرا شخص ہو جاوے۔ لہذا مسیح کے کل کام ایک خاص شخص کے کام ہیں۔ انسانیت ابن اللہ میں تھی کسی دوسرے میں نہیں اور جو کچھ کام اُس نے کئے وہ کل ابن اللہ کے کام تھے۔ یہہ بات مسیح کے ہر کلمہ سے علاقہ رکھتی ہے اور اس ہی اصل پر ہم اُس کے کل کلام کو سمجھ سکتے ہیں اور اسی کے سمجھنے سے ہم اس سوال کی کل پیچیدگی سے صاف عہدہ برآ ہو سکتے ہیں اس لئے کہ یہہ بات اور بھی واضح ہو جاوے ہم یہاں پر مسیح کا کلام جو اُس کے مبارک دہن سے نکلا سامعین کی اطمینان کے واسطے پیش کرتے ہیں۔ وہ خود فرماتا ہے کہ میں اپنا گوشت جہان کی زندگی کے واسطے دونگا یعنے میں خود آسمان سے اُترا یوحنا باب ۶ آیت ۵۱ میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اُتری اگر کوئی شخص اس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہے گا اور روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہے جو میں جہان کی زندگی کے واسطے دونگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس کی انسانیت اُس کی شخصیت سے پیوستہ تھی۔ اگر اُس کی انسانیت اُس کا گوشت نہ تھی بلکہ ایسے شخص کا وہ گوشت تھا جو کہ بیٹے سے علیحدہ تھا اور اسی لئے یعنے خدا سے جدا تو وہ گوشت چاہے کتنا ہی پاک کیوں نہو اُس سے ہم گنہگار انسانوں کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس گوشت اور خون سے ہمارے بیحد گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں جو کچھ کہ ہم کو بائبل مقدس سے تعلیم ملتی ہے وہی مسیح



کے فدیہ کی اصل اور جڑ ہے اور جب ہم اُس کی دونوں ذاتوں کو اُس کی شخصیت سے جدا کر ڈالتے ہیں تو اول اُن دونوں کو علیحدہ کر ڈالتے ہیں تو ہم اس بارہ میں صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں جتنا کہ نسطورئیس بدعتی سے کہا گیا تھا۔ اکیلا انسان نجات نہیں دے سکتا اور اکیلا خدا برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا مسیح کی عبدیت کوئی جدا شخصیت نہ تھی بلکہ وہ مسیح میں ملی ہوئی تھی یا یوں کہیں کہ وہ بیٹے میں مجسم ہوئی۔ اس لئے ہمارا خداوند اگر اپنے تئیں یوں ظاہر کرتا ہے کہ میری انسانیت ابن اللہ کی انسانیت ہے اور کہ وہ کام جو اس حالت میں ہوئے اُن کی ایک خاص طور پر قدر اور منزلت ہے اور ویسی محض انسان کے کاموں کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وہ خود فرماتا ہے کہ میرا جسم جو تمہارے لئے توڑا جاتا ہے اور میرا خون جو تمام جہان کے گناہگاروں کے لئے بہایا جاتا ہے۔ ان کلمات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے جسم اور خون پر کیسا زور دیتا ہے وہ دکھ جو اس نے تھوڑے عرصہ تک صلیب پر اُٹھایا تو وہ تمام جہان کے گناہوں کے لئے کیونکر کفارہ ہو سکتا ہے مسیح اپنے جسم اور خون پر بڑا زور دیتا ہے وہ خون جو ایک خاص شخص کا ہے اور کہ کام جو کہ ایک خاص شخص کے کام ہیں اسی لئے یہی خون انمول ہوا کیونکہ ابن اللہ کا خون تھا جو کہ سارے جہان کے گناہوں کے لئے بہایا گیا ہے۔ یہاں پر یہہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ کفارہ اور شفاعت کے دیگر کاموں میں مسیح نے اپنے دونوں خواص یا ذاتوں سے کام لیا یعنے انسانیت اور الوہیت سے۔ ان دونوں نے باہم کام کیا مگر اپنے اپنے موقع پر لیکن شفاعت کے کام میں کبھی جداگانہ کام نہ کیا۔ فی زمانہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اُس کی الوہیت اُس کی پستی و دکھ اُٹھانے کی حالت میں اُس سے علیحدہ رہی جیسا کہ سابق زمانہ میں لوگ تصور کرتے تھے کہ خداوند صرف اپنے ایک خاصہ کے اعتبار سے شافی تھا نہ کہ دونوں کے اعتبار سے۔ مگر یہہ خوب یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ افسیس کے عقیدہ میں موجود ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے کل شفاعت کا کام مجسم ہونے کے وقت سے لیکر صلیبی موت تک باعتبار دونوں خواص کے کیا یعنے الوہیت اور عبدیت کی رو سے یعنے خدا انسان) ہو کر یہہ عظیم کام پورا ہوا۔ اور اسی وجہ سے ۱ طمطاؤس کے باب دوئم آیت ۵) میں مندرج ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے۔ اس لئے ہم کو اپنے اطمینان کے لئے خوب یاد رکھنا چاہئے کہ کل شفاعت کے کام میں الوہیت ایک کلید ہے اور انسانیت الوہیت کے تابع ہے جو کہ باہم پیوستہ ہیں اس کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسا کہ روح اور جسم کا حال ہے جیسے روح ہدایت کرتی اور جسم اُس کے تابع ہو جاتا ہے یا ایک آلہ یا ذریعہ عمدہ کاموں کا بن جاتا ہے اسیطور پر مسیح کے کل شفاعت کے کاموں میں اُس کی الوہیت ایک خاص علت تھی یا باعث یا سبب یا کارساز کہئے تو بجا ہے۔ یہہ گویا اُصول ابتدائی ہیں جن سے کہ ہر شخص کی ہدایت ہوتی ہے اور جن کے وسیلہ سے ہر ایماندار مسیح کی شفاعت کے مقدمہ میں سچا نقشہ اپنے دل کے اندر کھینچ سکتا ہے خواہ مسیح کی دنیاوی زندگی کے بارہ میں ہو یا اُس کی موجودہ حالت کی شفاعت کے بارہ میں ہو۔ اور اُس کا کفارہ مسیح کے بیان ہی کے مطابق کبھی کسی کی سمجھ میں بخوبی نہیں آسکتا جبتک کہ انسان یہہ نہ سمجھے کہ وہ اُس کے دونوں خواص یا ذاتوں کا نتیجہ ہے یعنے اُس کی الوہیت اور عبدیت کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنے اپنے موقعہ اور محل پر کام کیا پس یوں سمجھنا چاہئے کہ دکھ البتہ [illegible] سے ایسا تعلق رکھتا تھا جب کہ وہ مصلوب ہوا جس طور پر کہ ہم اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کہ صرف ہاتھ یا پاؤں میں تکلیف برداشت کرتا ہے کہ اُس فلاں شخص نے بڑا دکھ اُٹھایا دیکھئے ہر شخص جانتا ہے کہ انسانیت اُس کی تھی اور اس لئے موت کی جان کنی بھی اُس ہی کی ہوئی اگرچہ الوہیت نہ دکھ اُٹھا سکتی ہے اور نہ مر سکتی ہے +

باقی آئندہ

الراقم

بندہ۔ جی ڈی۔ دانیل طالب العلم مدرسہ علم الٰہی الہ آباد

ہندوستانی کلیسیا کی ترقی کیوں نہیں ہوتی؟

ہر ایک عمارت کی مضبوطی خصوصاً اُس کے سامان وملبہ وغیرہ پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر سامان مضبوط استعمال میں نہیں لایا گیا ہے تو عمارت ہرگز ہرگز مضبوط نہ ہوگی۔ خام اینٹ۔ کمزور بالے۔ ناپائدار شہتیر۔ ادنےٰ درجہ کے چونے کی بنی ہوئی عمارت خاک مضبوط ہوگی۔ جلد گر جائیگی اگر کچھہ مدت تک نہ بھی گرے تو جلد چھلکے لگ پڑینگے یا اُس کی کمزور دیواریں دیمک کا گھر بنجائینگی سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانور اُس میں بسنا شروع کرینگے۔ اسی واسطے عقلمندوں کا قول ہے کہ پختہ عمارت کے لئے پکا سامان ہونا ضروری ہے +

خدا کی کلیسیا مثل ایک عمارت کے ہے۔ ہر ایک اس کا شریک بمنزلہ ایک ایک سامان کے ہے اگر کلیسیا کے شرکا مضبوط ہیں تو کلیسیا بھی مضبوط ہوگی لیکن اگر اُس کے شرکا نکمے گھاس پھوس کی مانند ہیں تو کلیسیا بھی نکمی ہی ہوگی کیا کبھی سننے میں آیا ہے کہ خام اینٹوں سے پختہ عمارت بنائی گئی ہو +

اب سوال لازم آتا ہے کہ ہندوستانی کلیسیا کیوں ترقی نہیں کرتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں پہلے یہہ میں کہا چاہتا ہوں کہ ہندوستانی کلیسیا آج کل بڑی کچی اینٹوں سے بنائی جا رہی ہے ہمارے مشنری صاحبان سال بسال اپنے اپنے ملکوں میں جو رپورٹیں بھیجتے ہیں اُن کو پڑھکر وہاں کے لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستانی کلیسیا میں بڑی ترقی ہو رہی ہے کیونکہ وہ پڑھتے ہیں کہ فلاں جگہہ ۵۰۰ اشخاص نے بپتسمہ پایا۔ فلاں جگہہ ۷۰۰ اور فلاں جگہ ۱۰۰۰ نے بپتسمہ پایا۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ کلیسیا کا شمار تعداد میں سال بسال بہت بڑھ رہا ہے پر کیا اس کو کلیسیا کی ترقی کہو گے۔ آپ کہیں تو کہیں لیکن میری ناقص رائے میں یہہ ترقی نہیں پر بخلاف اس کے تنزل ہے کیونکہ کچی اینٹوں سے عمارت بنائی جاتی ہے +

کلیسیا کی ترقی سے یہہ مراد نہیں کہ کلیسیا کے شرکا کی تعداد بڑھے بلکہ اُس کی ترقی سے یہہ مراد ہو کہ کلیسیا خداوند مسیح کی نزدیکی حاصل کرے۔ الٰہی فضل سے روزمرہ نورانی بنتی جائے خدا کی روح کی بھرپوری اُس میں بسے۔ پاکیزگی۔ ایمانداری۔ محبت و نیکی میں ترقی کرے +

جس شخص کو تم بپتسمہ دیکر کلیسیا میں داخل کرتے ہو اگر وہ واقعی تبدیل شدہ ہو تو بیشک تم کلیسیا کو پکی اینٹوں سے بناتے ہو۔ لیکن اگر وہ "بدلا ہوا" شخص نہیں تو ایسا شخص خام اینٹوں کی مانند کلیسیا کی دیواریں کچی کریگا اور جلد ایسی کچی دیواروں میں سانپ اور بچھو آن کر رہنے لگیں گے۔ پس ایسے شخص کو بپتسمہ دینا اور کلیسیا میں شامل کرنا گویا سانپ یا بچھوؤں کو اپنے گھر میں داخل کر لینا ہو جس کا زہر کلیسیا میں ضرور بالضرور شدت سے پھیل جاویگا +

میری رائے میں جو خادم الدین سوچ سمجھکر بپتسمہ نہیں دیتا ہو وہ کلیسیا کا دشمن ہو کیونکہ اُس کے کام سے کلیسیا کو بجائے فائدے کے نقصان پہنچتا ہو۔ سو اے میرے ہم خدمتو سوچ بچار کے یہہ کام ہونا چاہیے دیکھنا کہیں کچی اینٹوں سے عمارت نہ بنانے لگ جانا + ایسا کون شخص ہو جو سڑی ہوئی لاش کو اپنے گھر میں رکھے اس سے تو صرف تعفن نکلیگا اور بیماری پھیلیگی۔ پس جس لاش کو قبر میں بند کرنا چاہیے کیوں اُس کو اپنے گھروں میں اُٹھا لاتے ہو جسمیں زندگی نہیں وہ مُردہ ہو۔ مُردہ شخص کو بپتسمہ دینا گویا سڑی بدبودار لاش کو گھر میں لانا ہو۔ ایسے مُردہ شخص سے سوائے مُردہ کاموں کے اور کیا اُمید ہو سکتی ہو۔ سوائے تعفن کے اور کیا نکل سکتا ہو۔ سوائے زناکاری۔ چوری۔ چکاری جھوٹ فریب وغیرہ کے اور کونسی خوشبو نکلیگی۔ پس میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ ایسی ناپاک چیز کو کلیسیا میں مت لاؤ +

شاید میرے اس کہنے پر بعض کہیں گے کہ کلیسیا تو خصوصاً گنہگاروں کے لیے ہی دروازہ ہو تم کیوں گناہگاروں کو اس دروازے سے دخل پانے نہیں دیتے بلکہ باہر پھینکتے ہو۔ البتہ آپ کا کہنا ٹھیک ہو میں جانتا ہوں کہ کلیسیا کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا ہو۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنا لہو صرف گنہگاروں کے ہی لئے بہایا ہو لیکن تاہم بائبل میں کہیں نہیں لکھا ہو کہ تم کسی کو بغیر توبہ کے کلیسیا میں شامل کرو۔ نئی پیدایش کا اظہار توبہ اور ایمان ہو۔ زندگی ایک زندہ شے ہو وہ کبھی بھی چھپی نہیں رہتی۔ اگر کسی کو نئی پیدایش ملے تو وہ ضرور بالضرور ایمان اور توبہ کے لایق پھل لاوے گا۔ جب تک یہہ پھل کم و بیش نظر نہ آویں تب تک کسی کو بپتسمہ دیکے کلیسیا میں شامل کرنا آپکے اختیار سے باہر ہو۔ شاید تم کہو گے کہ کسی کے دل کا حال جاننا ممکن نہیں ہو۔ جو کوئی اپنی زبان سے اقرار کرتا ہو میں اُسی کو بپتسمہ دیتا ہوں سچ ہو کہ ہم پورے طور سے کسی کے دل کا حال دریافت نہیں کر سکتے ہیں مگر تو بھی ہر ایک شخص کی رفتار و گفتار اور چال چلن سے اُس کی باطنی حالت کسی قدر کھل جاتی ہو۔ اگر کہیں آگ ہو تو ضرور آنچ لگیگی +

ہندوستانی کلیسیا کی ترقی کے نہ ہونے کا اگر کوئی سبب ہو سکتا ہو تو ایک یہہ بڑا بھاری سبب ہو کہ ایسے شخص جنہوں نے تبدیلی نہیں پائی کلیسیا میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارے مشنری صاحبان اس معاملہ میں زیادہ تر ذمہ وار ہیں +

ہمارے مشنری صاحبان غیر ممالک سے آتے ہیں ہندوستانی کلیسیا کے ساتھ اُن کا رشتہ بہت کم ہوتا ہو۔ جب کوئی ہندوستانی مسیحی ہوتا اور بپتسمہ پاتا ہو تو وہ شخص کسی مشنری کے ساتھ اپنی برادری قایم نہیں کرتا ہو۔ وہ شخص مسیحی ہو کر انگریز نہیں بن جاتا۔ انگریزی سوسائیٹی سے اُس کا کچھ تعلق پیدا نہیں ہوتا۔ مشنری صاحبان سے کسی سوشیل معاملہ میں اُس کا تعلق نہیں ہو جاتا ہو اور نہ ہی ایسے شخص کی چال چلن کی نادرستگی سے مشنری صاحبان کو کچھ نقصان پہنچتا ہو کیونکہ اُس شخص کے ساتھ اُن کا اُٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا۔ لین دین۔ بیاہ شادی نہیں ہوتی ہو اور اسی باعث ایسے شخص کو بپتسمہ دیکر ہمارے مشنری صاحبان اپنی ذات میں کوئی نقصان نہیں اُٹھاتے ہیں لیکن اگر ذاتی نقصان ہوتا ہو تو ہندوستانی مسیحیوں کا ہوتا ہو کیونکہ وہ شخص جب بپتسمہ پاتا ہو فوراً برادری کے تمام حقوق کا حقدار ہو جاتا ہو۔ اُس کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا۔ لین دین ہم پر لازم ہو جاتا ہو۔ بیاہ شادی آپس میں ہونے لگتی ہو اور ہم کو یہہ مجبوراً کرنا پڑتا ہو کیونکہ ایسا شخص ہماری برادری میں شامل جو ہو جاتا ہو +

اس خیال سے ہمیں خواہ نخواہ یہہ کہنا پڑتا ہو کہ کلیسیا کی بہتیری اس بات میں ہوگی کہ ہمارے مشنری صاحبان تمام متلاشیوں کو سیشن کے سامنے بھیج دیا کریں اور کلیسیا کی سیشن جس شخص کو اچھی طرح سے آزما نہ لیوے اُس کو بپتسمہ نہ دیوے +

کوئی یہہ خیال نہ کرے کہ میں چھوٹی قوم کے لوگوں کے بپتسمہ پانے پر اعتراض کرتا ہوں۔ چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک کے ساتھ ایک ہی سلوک ہونا چاہیے اور ایک ہی شرع ہونی چاہیے کہ وہ شخص درحقیقت تبدیل شدہ ہو۔ نہیں تو کسی کو پرورش کے لحاظ سے یا سرکاری بیگار سے رہائی دینے کے لالچ سے یا کسی کو کسی قسم کی دنیوی اُمید کو دیکر مسیحی کرنا نہ صرف کلام الٰہی کی تعلیم کے برخلاف ہو بلکہ گناہ ہو اونچی قوموں سے جب کوئی شخص کوئی قصور کر کے خارج ہوتا اور ہمارے پاس مسیحی ہونے کو آتا ہو میرا منشا یہہ نہیں ہو کہ اُس کو ہرگز ہرگز بپتسمہ نہ دو۔ بپتسمہ دو مگر بڑی تحقیقات ہونی چاہیے کہ ایسا شخص درحقیقت اپنے گناہوں سے پچھتاتا ہو اور محض نجات کا اُمیدوار ہو۔ ایسے ہی چوہڑے چماروں سے دریافت ہونا چاہیے کہ اُن کے دل میں کوئی دنیوی خیال تو نہیں۔ سچائی سے سچے طالبوں کو بپتسمہ دو ورنہ گھاس پھوس کا مکان مت بناؤ۔ کچی اینٹ کی عمارت صرف نقصان ہی نقصان ہو +

راقم

بی۔ بی۔ رائے

سوامی ویکانند کا درس چکاگو

ابتدا میں جب اس درس کا حال ہندوستان میں معلوم ہوا تو ایک لایق اور قابل اردو فقکار اخبار کی یہہ سچی اور غیر متعصبانہ رائے تھی جس کا نام انڈین نیشن ہے "وویکانند کا بیان صرف ناکافی ہی نہیں ہے بلکہ نادرست اور ناموافق اور بے نتیجہ بھی ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ سوامی صاحب مسیحی تعلیم کو دلیری کے ساتھ مسیحیوں پر ظاہر کرتے ہیں سے چہ دلاور یست دزدے کہ بکف چراغ دارد محبت کی تعلیم چاہے ہندوؤں کے یہاں بھی ہو لیکن خصوصاً اور پورے طور پر یہہ مسیحیت کی تعلیم تسلیم کی گئی ہے" ناظرین جس محبت کی تعلیم ہندو مذہب میں دی جاتی ہے اُس محبت کا حال کرشن نے خود اپنی زبان سے مہابھارت کے موقعہ پر ارجن کو کہا ہے کہ اے ارجن تو اپنے دادا بھیشم پتامہ اور اپنے گرو درونا چارج اور اپنے چچیرے بھائی اور تمام قریبی رشتہ داروں کو بیدریغ قتل کر ڈال اور با ایں ہمہ جدال و قتال تو بے روک ٹوک بہشت میں داخل ہوگا العاقل تکفیہ الاشارۃ - یہہ سوامی صاحب کا ہی حصہ ہے کہ مسیحی تعلیم سے رقہ کر کر مسیحیوں پر ظاہر کرتے نہیں شرماتے آگے چلکر انڈین نیشن پھر کہتا ہے کہ "سوامی صاحب کا درس جو چھاپا جائیگا راستی و درستی سے محض خالی ہے - اگرچہ طرز تو سرگرم مگر غیر ضروری - دلالت اور متانت کا نام و نشان تک نہیں" سوامی جی راستی اور ناراستی کی پروا نہیں رکھتے - انڈین نیشن کی دلسوزی محض بے فائدہ ہے - سوامی جی کا اس پر عملدرآمد ہے سے کس بشنود یا نشنود من طبل خود را میزنم - بات یہہ ہے کہ پہلے تو ہندو اخبارو نے ٹھیک ٹھیک حال لکھا - بعد ازاں انہیں یہہ خبط سمایا کہ سوامی صاحب کے امریکہ میں درس دینے سے ایک پولیٹکل توجہ بھی پیدا ہو سکتی ہے - نیز یہہ معاملہ قوم کے لئے ایک فخر کا باعث بھی ہو سکتا ہے تو پھر تعریفوں کا راگ گانا شروع کر دیا مگر اس بے وقت راگ کی حقیقت شناسوں کے روبرو کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔

سوامی صاحب اپنے درس میں فرماتے ہیں "انسان پاک اور کامل ہے - آپ زمین کے دیوتا اور گنہگار؟ انسان کو ایسا قرار دینا ہی گناہ ہے" اور پھر خود ہی ہندو مذہب کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہندو اپنے طریق میں پوری اور متواتر جدوجہد یہہ بات کی کرتے ہیں کہ کامل ہو جاویں - الٰہی شخص ہو جاویں - خدا تک پہنچ جاویں - اور خدا کو دیکھیں اور اس طرح خدا تک پہنچنے - خدا کو دیکھنا - اور جیسا کہ باپ آسمان پر کامل ہے کامل ہونا ہی ہندوؤں کا مذہب ہے - کامل ہونے پر انسان غیر محدود آنند کی زندگی بسر کرتا ہے - وہ خدا کو حاصل کر کر غیر محدود اور پورا آنند بھوگتا ہے - اور خدا کے ساتھ آنند کرتا ہے" پہلے کہا تھا کہ انسان پاک اور کامل ہے اب فرماتے ہیں کہ ایسا ہونے کے لئے متواتر کوشش کرنی چاہئے - آپکی تقریر کے کیا کہنے ہیں؟ چشم بد دور سے این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی صاحب ایسی موٹی عقل کے آدمی ہیں کہ انہیں اتنا بھی یاد نہیں رہتا کہ میںنے ابھی کیا کہا تھا اور میرا کیا دعویٰ تھا اور میں کیا کہہ رہا ہوں - ان کو واجب تھا کہ انسان کا خدا ہونا دلایل سے ثابت کرتے مگر پھر خود ہی کہتے ہیں کہ ہندو ایسے کامل ہونیکی کوشش کرتا رہتا ہے جیسا کہ باپ آسمان پر کامل ہے یہہ تعلیم محض مسیحی ہے اور گمان غالب ہے کہ سوامی صاحب نے سکاچ مشن کالج میں ایام طالب علمی میں سیکھی ہوگی کیونکہ متی ۵: ۴۸ میں خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں۔

تم کامل ہو جیسا کہ تمہارا باپ آسمان پر کامل ہے - بالمقابل اس کے اب ہندوؤں کی کتابیں حصول مکتی کے بارہ میں کیا کہتی ہیں؟ جب انسان یہہ مہاواکیہ کہنے لگے اہم برہم سمی میں برہم ہوں تت توام سی وہ تو ہے تب مکتی ہوتی ہے - اس خراب تعلیم کے بارہ میں ایک ہندو فاضل گوداپورن آنند یوں کہتا ہے اے روح انسانی! مایا کے تاریک فلسفہ نے تیری عقل کو کھو دیا ہے تو دیوانوں کی طرح بیفائدہ بک رہا ہے کہ میں برہم ہوں - تیری خدائی تیری بادشاہت تیری عالم الغیبی کہاں ہے - اے روح انسانی! خدا اور تیرے مابین اتنا اختلاف ہے جتنا کہ کوہ میرو اور رائی کے دانہ میں - تو محدود ہے اور خدا غیر محدود ہے تو سرو دیاپک نہیں ہے خدا سرو دیاپک ہے تو کبھی رنجیدہ اور کبھی خوش ہے - خدا ہر وقت آنند میں ہے تو خدا ہونے کا کیونکر دعویٰ کرتا ہے - تجھے شرم نہیں آتی اور امنوج ایک ہندو عالم یوں لکھتا ہے تت سے مراد بقا کے سمندر سے ہے جو اعلیٰ درجہ کے سرور سے بھرا ہے اور توام سے انسان سے مراد ہے جو دنیا کے بیم و ہراس میں پریشان ہو پس یہہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے - وہ اپنی اصلیت ہی میں مختلف ہیں - برہم تمام دنیا کے واسطے قابل پرستش ہے مگر تو فقط اُس کا غلام ہے اگر سُست خیال تو تت توام سی یعنی وہ تو ہے کس طرح کہہ سکتا ہے؟ غیر محدود اور بے عیب کا عکس یا صورت کس طرح ہو سکتی ہے خدا وہ ہے جو اس تمام کائنات کو وجود میں لایا ہے اس نے اپنے فضل و کرم سے تجھے تھوڑی عقل بخشی ہے - یہہ تجھکو اس واسطے عطا نہیں ہوئی کہ تو اپنے آپ کو خدا کہے + (باقی آیندہ)

سرکاری خبریں

فقرہ مندرجہ ذیل اخبار ٹریبیون مطبوعہ ۳- جون ۹۶ء کے لوکل اور پروونشل کالم میں شایع ہوا +

"معلوم ہوتا ہے کہ بچہ چرانے والوں نے پھر اپنا کام شروع کر دیا ہے بھاٹی دروازہ سے ایک چھوٹی لڑکی اور دہلی دروازہ کیطرف سے دوسری لڑکی گم ہے اور انکا کوئی پتہ نہیں ملتا +

اخبار ٹریبیون کے خبر دہندہ نے یا اڈیٹر نے اس معاملہ کی اطلاع پولیس میں نہیں دی تھی لیکن مندرجہ بالا فقرہ شایع ہونے پر پولیس نے ٹریبیون کے نایب اڈیٹر کے ہمراہ ہر دو دروازہ ہائے مذکرہ بالا اور اُن کے گرد نواح میں تحقیقات کی جس سے مندرجہ بالا خبر کا کُل بے بنیاد ہونا تحقیق ہو گیا ہے +

سنڈت جانکی پرشاد

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

واقعات اور رائیں

مسٹر پرتاپ چندر کی کامیابی

ہمارے ناظرین یہہ سنکر خوش ہوں گے کہ پنجاب کے نامی دیسی مسیحی ماسٹر رام چندر صاحب دہلوی مرحوم کے بڑے صاحبزادے مسٹر پرتاپ چندر بیرسٹرایٹ لا کے امتحان میں کامیاب ہوئے +

نارووال

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

پادری احسان اللہ صاحب (بادش بخیر) کی بابت پیشتر لکھا گیا کہ انہوں نے مشن کی ملازمت چھوڑ دی۔ اور خدا کی خدمت میں سرگرم ہیں۔ نارووال سے خبر ملی ہی کہ ایک دیسی مسیحی نے جو سرکاری عہدہ دار ہیں۔ اور نارووال ہی کے ہیں۔ حضرت ممدوح کو (للہ) روپیہ ماہوار دینے کو فرمایا ہی +

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

ایک اور تازہ تازگی بخش خبر ملی ہی کہ بنگال کے علاقہ کی ایک مسیحی کلیسیا نے جو سب کے سب جولاہے ہیں اپنے علاقہ کے کیٹی کسٹ کی پرورش اپنے ذمہ لے لی ہی۔ اُس بھائی نے بھی بعد بہت سوچ اور دعاؤں کے مشن کو چھوڑ دیا۔ اور انجیل کی خدمت کرتا ہی۔ گذشتہ ماہ کے واسطے مسیحیوں نے اُس کو چھ دان دئے۔ جن کی قیمت (عہ) ہوئی۔ اور یہہ اُسکی مشن کی تنخواہ سے زیادہ ہی۔ لو اب تازگی بخش ایام آئے۔ ہمت کرو۔ مسیحی بھائیو۔ ہندوستان کو فتح کرنا تمہارا ہی کام ہی +

(نامہ نگار)

بٹالہ

محمدیوں کی وحدانیت اور خدا پرستی کے ثبوت کا نمونہ محرم بخیر و خوبی ختم ہوا۔ پولیس کا اچھا انتظام تھا۔ خود کپتان پولیس بھی یہاں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے ایک مسلمان سے کہا کہ واہ کیا ہی وحدانیت اور خدا پرستی ہوتی ہی۔ کس شرع کے رو سے ایسا کام کرنا جائز ہی۔ آپ سوچتے ہیں کہ اُس نے مجھے کیا جواب دیا ہوگا؟ اُس نے مجھے خوب گالیاں دیں۔ میں نے صرف اس قدر کہہ دیا کہ یہہ بھی محمدی پاکیزگی ہی +

جس لوہار مولوی کی بابت پیشتر نور افشاں میں لکھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو کسی رسالہ اظہار الحق کا اڈیٹر بتلاتا ہی۔ اور بٹالہ کے واعظ سے اُس نے خط و کتابت شروع کی ہی۔ نتیجہ سے آگاہی دیجاویگی + (نامہ نگار)

لاہور

چند روز ہوئے کہ ایک طفل نوجوان شریف خاندان کا ہمارے پاس آیا۔ اُس کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے والد سے کسی امر پر ناراض ہوکر چلا آیا ہی۔ اُس نے فی الفور ہم سے یہہ درخواست کی کہ اُسکو عیسائی کیا جاوے۔ ہم نے اُس کو یہہ سمجھا کر کہ ہماری کلیسیا باغی لڑکوں کے لئے کوئی پناہگاہ نہیں ہی اس ناشایستہ طور پر عیسائی ہونے سے روکا +

لہذا ماں باپ کو محتاط رہنا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سے ایسی سختی سے پیش نہ آویں کہ اُنکو وہ کارروائی کرنی پڑے جو اُنکو ناگوار گذرے۔ چنانچہ دیکھو پولوس رسول کا خط بنام افسیوں ۶ باب ۴۔ آیت +

اے بچے والو تم اپنے فرزندوں کو غصہ مت دلاؤ پر خداوند کی نصیحت اور تربیت کرکے اُن کی پرورش کرو +

لاہور کی خشک لب زمین کا بھی بعد مدت کے نصیبا جاگا کہ کل بروز یک شنبہ خوب ہی موسلا دھار بارش ہوئی۔ لاہور کے بدنصیب لوگ خشک سالی کی شدت کی وجہ سے بارش کا نام تک بھول گئے تھے۔ پر کیا ہمارے خشک دلوں کے لئے روح کی بارش کی ضرورت نہیں؟ اے مسیحیو روح کی بارش کے لئے نت دعا میں لگے رہو +

ست سنگ سبھا۔ ناظرین یہہ پڑھ کر ضرور ہی خوش ہونگے کہ لاہور میں ایک سبھا مسیحی نوجوانان کالج کی قایم ہی جو ہر منگل کو لاہوری دروازہ کے باہر فورمن میموریل چیپل میں جاکر مسیح کے نام کی منادی کیا کرتے ہیں۔ مسیح کے پیاروں سے التماس ہی کہ وہ ہماری سبھا کے لئے دعا کیا کریں تاکہ خادموں کے دل مسیحی روح سے پاک اور محذوموں کے خیالات شیطانی تعصب کی زہر سے صاف کئے جاویں + (نامہ نگار)

مبارکبادی

جس طرح میں نے نور افشاں کی گذشتہ خراب حالت پر بھائیوں کو آگاہی دی تھی۔ اب خوشی سے اُس کی بہتر حالت اور ترقی اور خوبی کے واسطے بھائیوں کو مبارکبادی دیتا ہوں۔ کہ اب خدا کے فضل سے حالت بہتر ہوتی جاتی ہی۔ اُمید ہی کہ اگر اڈیٹر صاحبان کی نظر الطاف رہی۔ تو خدا کے فضل سے نور افشاں اپنی مسیحی خدمت کو بخوبی ادا کرے گا + واعظ

آسام

پیشتر یہہ ملک بالکل جنگل و غیر آباد تھا۔ شیر و ہاتھی اور درندہ جانوروں کے خوف کے مارے اس اطراف میں کوئی آدمی آمد و رفت نہیں کر سکتا تھا لیکن جب کاشتکاران انگلینڈ کو معلوم ہوا کہ یہہ سر زمین زراعت چائے کیواسطے بہت مفید ہی تب یہاں فرنگیوں نے چائے کی کاشتکاری شروع کردی۔ رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچگئی کہ یہہ جنگل و ویران ملک ایکدم سرسبز اور آباد ہوگیا +

(عام)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

عمراخان نے کابل میں رہنا آخرکار منظور کیا اور گورنمنٹ ہند کی شرایط کو نامنظور کیا +

وہ بمبئی سے سیدھا کراچی جاویگا وہاں سے نیو چمن تک مسٹر بروڈ پنجاب پولیس کے ہمراہ ہوں گے +

میونسپلٹی دارجلنگ پر بہت کی نالشیں ہونگی بارش سے نلکہ پھوٹنے سے بڑا نقصان ہوا +

مالکان مکانات نقصان کا معاوضہ لیں گے جو نلکوں کے ٹوٹنے سے گرگئے +

ہندوستان کا قرضہ واجب الادا قریب پونے دوارب روپیہ کے ہی +

بنگال سکرٹریٹ پریس میں عورتوں کو آیندہ ملازم نہ رکھیں گے - جو ہیں ان کو جواب نہ دیں گے +

مرزاپور میں موٹا کپڑے کی ایک کل جاری ہوگی دسوتی اور دھوتیاں بنینگے +

اٹاوہ میں ایک کمپنی ترقی نسل مویشیان دیسی سرمایہ سے جاری کرنیکی تجویز ہی +

ہندوستانی فوجیں سواکم میں آسندکر رہی ہیں بربر پر بڑھنے کا ابھی کوئی حکم نہیں آیا +

فرکت کے جنگ میں درویشوں کی ۳ ہزار فوج تھی ایک ہزار قتل ہوگئی ۵۰۰ قید صرف ۲۰۰ بھاگ سکے +

امیر بربر نے خلیفہ کو لکھا ہی ہندوستانی فوجیں حملہ کرنے والی ہیں +

جاپان بہت خواہشمند ہی کہ روس سے کوریا کے متعلق جلد عہدنامہ ہوجائے +

جاپان منظور کریگا کہ تمام کوریا کا سرپرست روس ہو اور تمام بندرگاہوں پر قابض ہو +

جاپان چاہتا ہی کہ جنوب مشرقی کوریا مع جزیرہ فوسن اسکو مل جاوے روس ست سیما لیلے +

علاوہ اس کے جنگ و حملہ کے موقع پر ایکدوسرے کی مدد کریں - دیکھئے روس کیا کہتا ہی +

سائبیرین ریلوے کو تیار کرنے میں روس انتہا سرعت ظاہر کر رہا ہی +

جہاز ڈرمنڈ کاسل میں ۱۴۷ مسافر تھے اور ۱۰۴ ملاح وغیرہ تھے جن میں سے صرف ۳ زندہ نکالے گئے +

بیان کیا جاتا ہی کہ چین زیادہ سے زیادہ تجارتی رعایتیں جرمنی کو عطا کریگا +

ریلوں کی نسبت چین کا ارادہ ہی کہ صرف وہ ملک میں اپنے سرمایہ سے بنواوے +

شیراز سے بغاوت کی خبر آئی ہی +

مجرمان ٹرانسوال نے ۲۵-۲۵ ہزار پونڈ - (چار چار لاکھ روپیہ) جرمانہ ادا کردیا ہی +

اگر جرمانہ ادا نکرتے تو حکم تھا ۱۵ برس قید ہوتی پالٹیکس میں دخل دینے کا اقرار لکھدیا +

کرنل روڈز نے اقرار نامہ پر دستخط نہ کئے - لہذا تمام عمر کیلئے جلاوطن کئے گئے +

ایبٹ آباد میں آتشزدگی سے بہت غلہ ورتے جل گئے ۲۵ ہزار سے زاید نقصان ہوا +

سب جج صاحب چھپرہ پر ایک بدمعاش نے لاٹھیاں چلائیں +

زار روس کی تاجپوشی پر اعلی ہندوستانی رئیس صرف ٹھاکور صاحب گونڈل تھے +

بمبئی میں دو نئی کپڑے کی کلیں جاری ہونگی ایک پارسی اور دوسری مسلمان کمپنی ہی +

شولاپور میں بھی ایک نئی کل دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جاری ہوگی +

برما میں چوری ولوٹ مارسے تنگ آکر رعایا نے آخرکار گذارش کی سرکار سوچتی ہی +

ہاؤس آف کامنز میں خرچ مہم سواکم کی نسبت صاحب وزیر ہند سے سوال کئے گئے +

اُنہوں نے کہا کہ کونسل میں ۴ ممبران خلاف تھے اور سات نے تائید کی تھی کہ ہند خرچ دے +

صاحب وزیر ہند کی کونسل کا فیصلہ تو ہوگیا اب ۷ جولائی کو رزولیوشن پاس ہونے والا تھا +

۲ جولائی برلن کی خبر ہی ایک بھاری نیا جنگی جہاز ""امپرر فریڈرک"" سمندر میں ڈالا گیا +

شاہ جرمن نے یہہ کہا جرمنی کی طاقت جہازی میں ان جہازوں سے نیا زمانہ شروع ہوگا +

لنڈن میں خبر آئی کہ یکم جولائی کو ترکوں نے کریٹ میں پھر ظلم جاری کردیئے ہیں +

مقامات سلینو اور ورکساموں میں سے مفسدوں کو نکالنا چاہا لیکن سخت شکست کھائی +

کہتے ہیں کہ اس مقابلہ میں ترکی سپاہ کے ۴۰۰ قتل ہوگئے اور ۳ توپیں چھینی گئیں +

۳ جولائی لنڈن کی خبر ہی کہ روس نے شمالی چین میں تجارت کی بالکل آزادی حاصل کی ہی +

متابلی کا فساد ابھی تھما نہیں ہی - ملکہ نے زور کا خوف دلاتا ہی +

۴ - جولائی لنڈن کی خبر ہی کہ لوبنگولہ کے بیٹے کو متابلی نے اپنا بادشاہ بنایا ہی +

نواب لاٹ صاحب بنگال ۱۰ جولائی کو دربار کرینگے اور سند خطابات دیجاویگی +

حضور ملکہ معظمہ نے ۵۰ پونڈ قریب ۸۰۰ روپیہ کے اخبارات کے فنڈ کو جیب خاص سے عنایت کئے ہیں +

مضامین مفید المبتدین

عزیز بچو۔

مجھے یقین ہے کہ تم سب اس بات سے کہ نور افشاں میں تمہارے لئے ایک خاص جگہہ مقرر کی گئی ہے خوش ہوتے ہو گے۔ اور اُس مضمون کے پڑھنے سے جو تمہارے لئے لکھا جا چکا ہے اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہو گے۔ آؤ اس ہفتہ تمہیں بچوں کی باتیں سنائیں۔ سب بچوں کی نہیں بلکہ صرف تین کی نسبت جن کا ذکر میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے:-

اوّل۔ شیر خوار بچہ پانی میں۔

کئی ہزار برس کا ذکر ہے کہ مصر کی سرزمین میں ایک چھوٹا بچہ پیدا ہوا۔ بادشاہ جو اُس وقت حکومت کرتا تھا بڑا سخت دل اور بے رحم تھا۔ اس بچے کے ماں باپ عبرانی تھے اور بادشاہ ڈرتا تھا کہ عبرانی لوگ شاید اس قدر بڑھ جائیں گے کہ میرے حکم کے برخلاف جو چاہیں گے کریں گے۔ تب اُس نے حکم دیا کہ سارے چھوٹے بچے قتل کئے جاویں۔ لیکن اس بچے کی ماں نے کہا کہ میں بہت کوشش کروں گی کہ یہہ ظالم بادشاہ میرے عزیز بچے کو نہ پاوے۔ پس اُس نے ایک ٹوکری تیار کی جس میں وہ بچہ آرام کے ساتھ لیٹ سکتا تھا اور اُس ٹوکری کو اس طرز پر بنایا کہ پانی اُس میں آ نہیں سکتا تھا۔ اور اُس کو اندر سے چڑیا کے گھونسلے کی مانند نرم بنایا۔ اُس میں اُس نے اپنے پیارے بیٹے کو رکھا اور دور لیجا کر بچے کو سرکنڈے اور گھاس میں دریا کے کنارے پر پانی میں رکھ دیا جہاں بادشاہ اُس کو پا نہ سکا۔ اور اسی طرح اُس بچے کی ماں نے اُس کی جان کو بچا لیا۔ اس کے بعد وہ ایک بڑا آدمی ہوا جس نے خدا کا بہت کام کیا اور برکت پائی + بچو بھلا تم بتلا سکتے ہو کہ اُس کا کیا نام تھا۔ خروج کی کتاب ۲: ۱ میں کس کا ذکر ہے +

دوسرا۔ شیر خوار بچہ پہاڑ کی چٹان پر۔

اب دوسرے بچے کی بات سنو جو بادشاہ کا بیٹا تھا۔ جب وہ پیدا ہوا اُس کا دادا جو اُس وقت کا بادشاہ تھا اُس کو دُکھ دینے لگا کیونکہ وہ اس بات سے ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یہہ لڑکا بڑا ہو کر ایک بہادر سپاہی نکلے اور مجھکو تخت سے اُتار دے۔ اُس نے اپنے ایک نوکر کے ساتھ جو کہ اُس کی مانند ظالم اور بے رحم تھا صلاح کی کہ اُس کو باہر لیجا کے قتل کر دے۔ اُس لڑکے کی ماں نے اپنے خوبصورت بچے کو قیمتی کپڑے پہنا رکھے تھے اور نہ جانتی تھی کہ وہ شریر آدمی اُسے کسلئے لیجاتا ہے۔ اگر اُس کو خبر ہوتی تو کیا وہ اپنے لخت جگر کو اپنی نظر سے دور لیجانے دیتی؟ ہرگز نہیں۔ وہ اُس بچے کو دور لے گئے مگر بادشاہ کا نوکر اُسے قتل کرنے سے ڈرتا تھا پس اُس نے ایک گڈریے کو بُلا کر کہا کہ اس بچے کو کہیں پہاڑوں میں لیجا کر ایسی جگہہ رکھ دو جہاں پھاڑنے والے جانور اُسکو کھا جاویں۔ یہہ لوگ کیسے سخت دل کے تھے۔ لیکن خدا اُس بچے کی حفاظت کرتا تھا۔ اُس گڈریے کے ہاں ایک بیٹا تھا جو ابھی مر گیا تھا۔ جب وہ گڈریا اُس شہزادے کو گود میں لئے ہوئے گھر پہنچا تو اُس کی بیوی نے اُس زندہ بچے کو لے لیا اور اُس کو اپنا مرا ہوا بچہ دیدیا۔ اُنہوں نے اُس زندہ بچے کے خوبصورت کپڑے اُتار کر اپنے مُردہ لڑکے کو پہنائے۔ اور اُس گڈریے نے پہاڑوں پر جا کر اپنے مُردہ بچے کو پتھروں پر رکھدیا اور ایک شخص کو اُس کا محافظ چھوڑا تاکہ کوئی درندہ یا پرندہ اُس کے نزدیک نہ آوے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ محافظ اُس مری ہوئی لاش کو اُٹھا کر گڈریے کے گھر لے آیا اور گڈریے نے بادشاہ کے نوکر کو بُلا بھیجا کہ خود آ کر دیکھے کہ بادشاہ کا بچہ مر گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ گڈریے کا بچہ تھا۔ اس طرح سے وہ زندہ رہا اور خدا نے اُس کو بڑے ہونے پر ایک عجیب آدمی بنا لیا۔ وہ ایک بہادر سپہ سالار اور بڑا بادشاہ ہوا۔ اور اُس نے بنی اسرائیل کو بابل کی قید سے آزاد کیا۔ پہلا بچہ جو دریا کے پانی میں محفوظ رکھا گیا تھا وہ بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکال لایا اور دوسرے نے اُن کو بابل کی اسیری سے چھوڑا لیا + اس مشہور آدمی کا نام تم میں سے کون بتا سکتا ہے؟ عزرا ۱: ۱ میں تم اُس کے نام کو دو دفعہ دیکھو گے +

تیسرا۔ شیر خوار بچہ چرنی میں۔

اب میں تمہیں ایک اور بچہ کا ذکر سناتی ہوں جو اُن دونوں سے بہت عجیب ہے۔ یہہ بچہ چرنی میں پیدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت تھا۔ تم حیران ہو گے کہ اِن دنوں میں بھی ایک بیرحم بادشاہ موجود تھا جس نے اس چھوٹے بچے کی جان لینے کی کوشش کی جیسے اور بادشاہوں نے موسیٰ اور خورس کے ساتھ کیا پر وہ بھی ناکام ہی رہا۔ خدا دنیا کے تمام بادشاہوں سے بڑا ہے۔ دُنیوی بادشاہ اپنے آپ کو بڑے سمجھتے ہیں پر جب خدا کی مرضی نہ ہو تو وہ سب سے چھوٹے بچے کی جان بھی نہیں لے سکتے ہیں۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ چرنی میں لیٹا تھا اور کئی لوگ اُس کو دیکھ سکے مگر تو بھی خدا نے نہ اُس بادشاہ کو جو دل میں اُس بچے سے دشمنی رکھتا تھا اور نہ اُس کے نوکروں کو دیکھنا نصیب کیا۔ لیکن مجوسیوں نے اُس کو دیکھ لیا اور گڈریوں نے بھی علاوہ ازیں ایک روشن ستارہ اُس پر ظاہر ہوا۔ غرض یہہ دُنیا کے لئے ایک بڑی عجیب رات تھی جس میں یہہ بچہ پیدا ہوا۔ جب وہ بڑا ہوا تو اِدھر اُدھر پھرتا تھا اور لوگوں سے بھلائی کرتا تھا۔ خاصکر اُس نے غریبوں بیماروں لنگڑوں اندھوں اور تھکے ہوؤں پر مہربانی کی۔ جہاں کہیں وہ گیا اُس نے لوگوں کو خوش کیا۔ ایک روز جب وہ لوگوں کو خوش کرنے کو اِدھر اُدھر پھرتا تھا بعض عورتیں اپنے بچے اُٹھائے ہوئے اُسکے پاس آئیں اور اپنے بچوں کے لئے اُس سے برکت مانگی اُس نیک آدمی کے بعض دوستوں نے یہہ خیال کر کے کہ وہ اُن عورتوں اور بچوں سے دق نہ ہو اُنہیں کہا کہ چلے جاؤ۔ پر اُس بزرگ اور نیک آدمی نے کہا کہ اُنہیں رہنے دو کیونکہ میں اُن سے ذرہ بھی دق نہیں ہوتا۔ میں چھوٹوں کو ایسے ہی برکت دیتا ہوں جیسا بڑوں کو۔ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے + یہہ نیک آدمی کون ہے؟ تیسرے بچے نے کس کو آزاد کیا؟ یوحنا ۳: ۱۶ میں کیا ذکر ہے + تمہاری خیرخواہ منیر النسا

ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اقنوم الٰہی تھا۔ اس کی صرف ایک مثال دیتے ہیں۔ موسیٰ کلیم اللہ تھا اور ابراہیم خلیل اللہ۔ لیکن ہمارے خلیل اور کلیم ہم سے الگ ہوتے ہیں مگر وہ آدمی اوّل درجہ کا بیوقوف سمجھا جاویگا جو یہہ کہے کہ اللہ بخش اللہ ہے اور اللہ بخش کی روح اور ہر ایک پس اللہ اور روح اللہ میں فرق اور وصفات میں جیسا کہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کوئی فرق نہیں +

ایک مشہور حدیث مشکات جلد ۳ ؍ ۲ بارھویں باب میں درج ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد اپنے آپ کو گنہگار مانتا تھا اور یسوع کو بےگناہ۔ بیان یوں ہے کہ جب محمد صاحب سے دریافت کیا گیا کہ شفیع کون ہے تو محمد صاحب نے جواب دیا کہ اُس وقت بہت گھبرائیں گے اور آدم اور موسیٰ اور ابراہیم اور نوح کے پاس جا کر عرض کی۔ ہر ایک نے شفاعت سے انکار کیا اور اپنے آپکو گنہگار بتلایا۔ آخر میں موسیٰ نے کہا کہ یسوع کے پاس جاؤ وہ خدا کا بندہ خدا کا رسول خدا کی روح اور خدا کا کلام ہے وہ شفاعت کرے گا۔ تب وہ یسوع کے پاس جائیں گے اور وہ کہے گا کہ محمد کے پاس جاؤ جو بندہ ہے جس کے تمام گناہ خدا نے معاف کئے۔ تب وہ میرے پاس آئیں گے اور میں اجازت مانگ کر اور خدا کے پاس جا کر سفارش کرونگا۔ یہہ بات تو درکنار جس میں محمد اپنی بڑائی کرتا ہے ہم صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ محمد اپنے تئیں گنہگار ٹھہراتا ہے اور اگر بفرض محال شفاعت کرتا ہے تو روح اللہ کی اجازت سے جو گناہ سے مبرا ہے +

مظلوم آرمینیوں کیلئے چندہ

از یوحنین باسٹن وگسٹین ڈیوڈ۔ .. .. صہ ر

مس شنک صاحبہ جن کے پاس بذریعہ نورافشاں جمع کیا ہوا چندہ بھیجا گیا۔ اورفا سے لکھتی ہیں:۔ چاروں طرف سے میں کام کی کثرت کے باعث اس قدر دبی ہوئی ہوں کہ یہہ مجھے قریب ناممکن کے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مظلوموں کی مدد کو جاری رکھنے کے لئے اُن ضروری چٹھیوں کو لکھوں جو چندہ دینے والوں کو مطلوب ہیں اور جن کی ضرورت بھی ہے۔ وہ روپیہ جو فیاض دلی سے دیا گیا تھا نہایت شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا گیا تو بھی اب تک ہم نہ خاتمے اور نہ خاتمے کے شروع کو دیکھتے ہیں بیوہ و بچات کی ایک جگہ سے خوف و خطرے اور بھوکھ اور بےگھر ہونے کی بُری خبر یہہ تقاضا کرتی ہے کہ مسٹر سانڈرس صاحب تحقیقات کے لئے دورہ کریں اور اپنے ساتھ تکلیف کو دور کرنے والے سامان بھی لیجائیں۔ دیلٹ کراس کے ایجنٹ ولیسٹر اور وڈ صاحبان کل دیاربکر اور ہارپوٹ کو گئے ہیں۔ ان کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بڑی خوشی اور ہمدردی کے اظہار کا باعث ہوا ہے۔ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ اُن کے روپیہ سے ہم چند گھرانوں کی مدد کر سکتے ہیں عموماً کئی گھرانے ایک ہی احاطہ میں رہتے ہیں۔ ہم نے ایک ایک احاطہ کے لئے ایک ایک دیگچی اور ایک ایک منہہ دھونے کا برتن دئیے ہیں۔ ان کا یہہ عطیہ خاص اس مقصد کے لئے الگ رکھا گیا ہے +

ہم اب کپڑا بانٹنا بند کر رہے ہیں مگر یک لخت بند نہیں کر سکتے ہم بیوہ و رنڈیں کے لئے چند کپڑے تیار کر رہے ہیں اور غالباً ان گٹھڑوں میں سے جو ابھی سمرنا اور قسطنطنیہ سے آئے ہیں کچھ بھیجیں گے۔ آج سے ہمنے محتاجوں کو گھی۔ نمک اور شوربا بانٹنا شروع کر دیا ہے ہم نے یہہ اس واسطے کیا ہے کہ بہت سے خریدنے کے ناقابل ہو گئے ہیں گھی شاید دو ہفتے تک بانٹا جاتا رہے گا۔ بالفعل ہمیں بڑی فکر اس بات کی ہے کہ کس طرح سے بیواؤں کے لئے گھروں کے کرایہ کا روپیہ دیا جاوے۔ کرایہ کی بجائے پوری ہو جاتی ہے وہ کیا کر سکتی ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم کو جرأت نہیں پڑتی کہ ہم اُن کی مدد کیلئے دروازہ کو کھولدیں جب تک کہ ہمیں چار یا پانچسو پونڈ صرف اس مقصد کیلئے نہ ملجاوے۔ ہمیں یہاں اس قدر محتاجوں کی مدد کرنا پڑتا ہے کہ ہر ایک نئے کام کے شروع سے پہلے بڑی سوچ و احتیاط درکار ہے +

سات ہزار چار سو اکتیس بیوہ اور یتیم ہماری فہرست میں درج ہیں +

اشتہار

ایک مولوی فاضل سند یافتہ ٹریننگ کالج انبالہ مشن سکول چھاؤنی کے لئے درکار ہے تنخواہ مبلغ عـــہ ماہوار ملے گی عیسائی کو ترجیح دی جائے گی درخواست بہ پتہ ذیل بھیجنی چاہئے +

ہیڈ ماسٹر مشن سکول انبالہ چھاؤنی

بعض خریداروں نے ابتک سال حال کی قیمت اخبار ادا نہیں کی باوجودیکہ دستورالعمل میں لکھا ہوا ہے کہ قیمت اخبار ہمیشہ پیشگی وصول ہونی چاہئے لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی حساب کو اس سہ ماہی کے اندر بے باق کر دیں ورنہ تین روپیہ قیمت لی جاویگی + (اڈیٹر)

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ .. .. عـــہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک .. .. .. عـــہ

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی .. .. عـــہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی +

ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر ان چیف مینیجر اخبار نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں آیم وائلی کے اہتمام سے چھپا